بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ نعتستان موسوم بہ

فکرستان

نیند آنے کے عوض آنکھوں میں آنسو آئیں (سیفی) سونے والے نہ سنیں رام کہانی میری

(الرحمٰن علم القرآن - خلق الانسان علّمہُ البیان) (وَلَقَد کرّمنا بنی آدم)
اللہ جل شانہ وعم نوالہ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے محض اپنے فضل وکرم سے نہ صرف انسانوں کو شرفِ انسانیت سے سرفراز کیا بلکہ اُن سے اکثروں کو اپنے حبیبِ پاک کا امتی ہونے کی عزت سے بھی ممتاز فرمایا - طبعِ سلیم - عقلِ[1] رسا اور توفیقِ نیک کو ہمدم وہمراز بنایا - الحمد للہ ثم الحمد للہ تعالیٰ علیٰ ذالک -

آسمان بارِ امانت نتوانست کشید (حافظ) قرعۂ فال بنامِ من دیوانہ زدند

دولتِ انسانیت ہی خلد ہے (سیفی) سیفی تم کو اور اب کیا چاہیئے

---

[1] دوسروں کے مقابلہ میں عقلمندی کا دعویٰ کرنا تکبر ہے - محض یہ کہنا کہ اللہ نے عقل دی ہے اظہارِ نعمِ الٰہی میں داخل ہے - لوگوں کو بیجا انکسار سے بچکر "من عرف نفسہ فقد عرف ربہٗ" کی کنہ کو پہنچنا چاہیئے تاکہ عاقبت بخیر ہو - (واشکروا نعمت اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون)

نعمتوں کا جتانا بھی شکر ہے (سیفی) بخششوں کا ماننا بھی شکر ہے

جس سے ہو تردیدِ انعامِ خدا (سیفی) اسقدر بھی انکسار اچھا نہیں

بُرے کام سے بچنے کا خیال ہی توفیقِ نیک ہے ورنہ کوئی مستحقِ عذاب کیوں ہو؟

سیفی جنت میں پہنچنا تو بہت آسان ہے　　رہزنِ عقل اگر کجروئ قلب نہو

واللہ یہی وہ دولتین ہین جن کے مقابل دنیوی کسی دولت کی کوئی ہستی نہین ہے جنھین یہ فضائل حاصل ہین انھین اب اور کیا چاہیئے۔ (من یوتی الحکمة فقد اوتی خیرًا کثیرًا) مبارک ہین وہ بزرگ جنھین ان نعمتون کی قدر ہے۔ نادان ہین وہ لوگ جو انکے ہوتے طغیان وکفر کرتے ہین۔ مال کی دھن مین مآل کو برباد اور لذائذِ نفسِ امارہ کے خیال مین بہائم کی طرح خود کو اپنے بہجتس کے حوالہ کردیتے ہین۔

سیفی آزادی کی بھی کچھ فکر ہے اپنے جیبون کی غلامی کب تلک

عقلمندونکو چاہیئے کہ وہ ان بزرگیون کا عملی شکریہ ادا کرتے رہین تاکہ دارین کی فلاح حاصل ہو

آدمیت ہو تو پھر ہے آدمی بھی آدمی (سیفی) جسمین شیرینی نہو وہ راکھ ہے شکر نہین

اللہ نے طبع موزون عطا فرمائی ہے تو ہرگز اُسکا یہ منشا نہین ہے کہ اُسکو گل وبلبل اور ساغر و مُل کی فرضی تعریف اور ایسے اشعار کے لکھنے مین برباد کردین جن کو جاہل اپنے افعال ناجائز کی خوبی ظاہر کرنیکا ذریعہ سمجھین اور عیب کو ہنر سے بدلنے کے لئے وثیقہ خیال کرین۔

حرف آئے جس سے اپنے دین پر سیفی ایسی شاعری کس کام کی

وہ دردمندان قوم جنھون نے افرادِ قوم کے اخلاق کی اصلاح کو اپنا فرض سمجھ رکھا ہے یہ خوب جانتے ہین کہ اہلِ دل اساتذہ سلف کے صدہا شعر کس کس موقع پر کون کون اور کیسے کیسے لوگ پڑھ دیتے ہین۔ پہلا زمانہ مبارک زمانہ تھا کہ عاشقانہ سچے اشعار کے لکھنے والے بھی تھے اور اُن کا مطلب سمجھانے والے بھی۔ آہ اب نہ وہ زمانہ باقی ہے اور نہ وہ بزرگ فقط چابے ہوئے نوالون کا چابنا اور اچھون کی بُری نقلین اتارنا باقی رہگیا ہے

اب کہان پہلی سی گلشن کی بہار (سیفی) کانٹے ہی کانٹے ہین پھولونکی عوض

گویا اسی زمانہ کے شعرا کے لیے اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (وانھم یقولون ما لا یفعلون) واقعی اس آیہ محکم کا صاف صاف مطلب تاویل وتفسیر کے بغیر کس طرح ہمارے ذہن نشین ہوجاتا ہے۔ شعرائے عرب کی شاعری بھی دور از حقیقت تخیل اور گندہ مضامین

کی وجہ عبرت انگیز تھی مگر اتنی نہین جتنی کہ اب ہے۔

چھوڑیئے ابرو کو گیسو کی ادا کچھ اور ہے (سیفی) وہ بلا کچھ اور تھی اور یہ بلا کچھ اور ہے

خصوصاً اس زمانہ مین جو فرشتون کے ساتھ گستاخیان۔ پیغمبرون کے ساتھ بے ادبیان اور خدا کے ساتھ شوخیان ہو رہی ہین وہ ایسی نہین ہین کہ جذبات مذہبی کا استیصال نکرین عام مذاق اس قدر بگڑ گیا ہے کہ جب تک خالق کا وجود مخلوق مین نہ ثابت کیا جاسے سامعین کو لطف ہی نہین ملتا۔ ظاہر ہے کہ آگے چلکر اس کا کیا نتیجہ ہوگا۔

کبھی کسی پہ یہ غمزہ نہ مہربان ہونگے (سیفی) ابھی غضب ہین تو آگے بلائے جان ہونگے

خاکسار بھی اپنی طالب علمی کے زمانہ مین نادانی سے اسی طرف متوجہ تھا چنانچہ ایک مکمل عاشقانہ دیوان (موسوم بہ عشقستان) عمر عزیز کا ایک قابل قدر حصہ تلف ہو جانے کی یادگار مین نوحہ خوانی کرانے کے لیئے مزار حسنت بنا ہوا ہے۔ لیکن جب فرقان کریم مین بار بار شاعری کی توہین اور آنحضرت کے شاعر نہ ہونیکے تاکیدی مضامین دیکھے تو یہ سب بے مرجع و مآب زلف و ابرو جو فی الحقیقت سانپ اور بچھو سے کم نہین ہین۔ بیطرح ڈسنے لگے۔ خیال ہوا کہ بغیر تعین معشوق و پابندئ احکام شرع ہماری شاعری نہ صرف ہمارے لیئے بلکہ قوم کی قوم کے لیئے سخت مضر و مہلک ہے۔

سوا خدا کے لگاؤ نہ دل کسی سے تم (سیفی) نہ رہنے پاؤگے ورنہ کبھی خوشی سے تم

محض زبان کا خیال کرکے دارین کے فوائد جلیلہ سے محروم رہنا سراسر نادانی ہے خصوصاً جبکہ اصلاح زبان کے جائز ذرایع موجود ہین۔ پس اس ہیچمیرز نے حمد و نعت کیجانب جسکی طرف بدو شعور سے طبیعت مائل تھی توجہ کی تاکہ سرکار دو عالم کی محبت دل مین گھر کر جائے اور دنیا نہ سہی نہ سہی عاقبت تو سنور جائے (والاخرۃ خیرا و ابقیٰ) (واللہ یرید الاخرۃ)

ان گناہون پر ہے عشق مصطفےٰ (سیفی) دیکھتا ہون اپنی جرارت کی طرف

حیف صد حیف

لایقِ عشقِ نبی مجھسا گنہگار نہین ( ) اسلئے شرم کے آتے ہین پسینے مجکو

خواہشاتِ دنیا مین چور۔ سے ہوا و ہوس سے مخمور ہون۔ جہان تک دیکھتا ہون میری ہمت ہمت ہے۔ نہ میری نیت نیت۔ حوصلہ کم حوصلہ۔ اور سلیقہ بے سلیقہ ہے۔ عشقِ نبی تو وہ بارِ گران ہے کہ جسکے لیے بڑا دل بڑا جگر اور اخلاصِ حضرت اویسؓ و جنابِ ابوذرؓ چاہیئے یہان تھوڑا کے ذرا مین ارادے ڈانوانڈول اور غیر کے آگے ہاتھ کچکول بنجاتے ہین پس میری ندامت کا کوئی اندازہ اور غیرت کا کوئی ٹھکانا نہین ہے۔ باین ہمہ نعت گوئی ہی طبعِ موزون کے لئے متاعِ امتیاز اور امیدِ شفاعت کے لیے سرمایہ ناز ہے تو محض اسلیئے کہ

سیفی غلامِ شیفتگانِ نبی ہون مین منظور شاعری سے ہے انکی رضا مجھے

جنابِ باری مین بہ تضرع و زاری التجا ہے کہ اس خدمت کی بدولت مجھ عاصی کو اپنی اور اپنے حبیب پاک کی سچی محبت اور بڑھ کر کم نہ ہونے والی کششِ الفت مرحمت فرمائے اور خاتمہ بخیر کرے آمین یا ارحم الراحمین۔

خدا و رسول خدا کہتے کہتے (سیفی) نکلجائے دم مصطفےٰ کہتے کہتے

حمد سرائی سے مکرم کوئی کلام اور نعت گوئی سے محترم کوئی کام نہین۔ مدح و مداحینِ حضورِ انور کا مخالف کوئی بے ایمان ہوگا۔ (الشعر کلامٌ فحسنہ حسن و قبیحہ قبیحٌ) (مشکوٰۃ)

مگر افسوس کہ ان دنون اس گلشن بہار مین بھی وحشت کے آثار پائے جاتے ہین۔ بے ریا بہی خواہان قوم کی سچی تحریکون نے اتنا تو کیا کہ بعض عقلمند افراد قوم (الشعراءُ یتبعہم الغاوٗن) کی زد سے نکلنے کی سعی کر رہے ہین لیکن انہین معلومات کی کمی ہمت کی کوتاہی کی وجہ شاعری سے دلچسپ مصارف نظر نہین آتے اسلیے وہ سہل انگاری سے نعت گوئی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہین۔ کیونکہ اس طرف کچھ ہی زیادہ توجہ کرنی پڑتی ہے مگر اتنا نہین خیال کیا جاتا کہ زبانی شاعری

زبانی شاعری ہے اسکو اس سے اور توے کو آفتاب سے کیا نسبت وہان کیسی ہی غلطی کیون نہ ہو جائے۔ پوچھنے والا کون ہے؟ ڈر کسکا ہے؟ نقصان کیا؟ کوئی مہربان ملا تو زیادہ سے زیادہ کچھہ علمی بحث ہو کر رہگئی۔ یہان کا عالم ہی کچھہ اور ہے۔ پھونک پھونک کر قدم رکھنا پڑتا ہے عقائد کا خوف ایمان کا ڈر ہے۔ علم با عمل۔ سچا خلوص۔ بے ریا عقیدت درکار ہے پختہ علم ہوا تو نور علی نور ورنہ اس ارفع و اعلےٰ مقام پر تو صرف بے نقص مضامین اور انکی حقیقت سے بحث ہے نہ کہ لفاظی اور تک بندی سے (نی کل وادٍ یہیمون) کی حد سے باہر رہنا پڑتا ہے

عشق احمد ہی ہے جو کچھ بھی ہے لیکن سیفی — دمِ شمشیر ادب پر ہمین جینا ہوگا

افسوس کہ بہت کم حضرات نشیب و فراز کا خیال فرماتے ہین۔ نماز پڑھتے ہین نہ روزہ رکھتے ہین احکامِ خدا کا پاس نہ ہدایاتِ نبی کا احساس مگر عاشقِ رسولؐ ہین۔ بے لگام دریدہ دہن بکے جاتے ہین بے ادبی ہو رہی ہے اسکی خبر نہین! کفر کلمے نکل رہے ہین اس کی اطلاع نہین! افسوس۔

کیون نہ سوجھے جاہلون کو شاعری (سیفی) — انچہ مردم میکند بوزینہ ہم

عزیزو! کیا ہمارے یہ اطوار مفید ہین ہرگز نہین اور کس طرح مفید ہون۔

حکم نبی سے عشق نہین اور بنی سی ہے — پیاسے نہ ہون تو چشمۂ کوثر سے نفع کیا

واقعی

کلیجا قیس کا دل کوہکن کا چاہیے سیفی — کسی پر جان دینا ہر کسی سے ہو نہین سکتا

یہ اور ستم کہ اس بے ادبانہ نعت گوئی کو اپنا نام و نمود قائم کرنیوالی گروہ۔ قوال بھائی بند[۵] — وقالی

---

[۵] بھائی بھائی آپس مین بہت عزیز ہوا کرتے ہین۔ بدقسمتی سے کسی کو برادرانِ یوسف نصیب ہو جائین تو اور بات ہے ورنہ عموماً آپس مین گہری محبت اور طبعی موانست ہوتی ہے۔ جس کا تقاضا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کا بدنام ہونا پسند نہین کرتا اور ہو تو راہ و رسم میل ملاپ رشتہ ناطہ قطع کر دیتا ہے اور یہ بیان محتاج دلیل و برہان نہین کیونکہ ہمیشہ ایسے واقعات دیکھے اور سنے جاتے ہین پس عزیز جاے غور ہے کہ برادرانِ جسمانی کی اصلاح

کسبتیون اور آوارہ لڑکون کو جو قوم کے حق مین سم قاتل ہین سکھا دیتے ہین اور وہ گلیون
مین ! کوچون مین ! سینما خانون مین ! اور شراب خانون مین بیٹھے الاپے جاتے ہین۔
(فاعتبروا یا اولی الابصار) ۵ سبق

بے وضو[۵] جب نام لیتے ہین تیرا   شرم کے مارے مرا جاتا ہون مین !

اسی طرح رقص و سرود[۱] کی محفلون مین۔ اسے بسا ابلیس آدم روئے ہست کہ مصدق۔ فرعون بے سامان

نوٹ صفحہ ۵۔ کیلئے تو یہ کچھ تکلف کیاجائے اور برادران روحانی کے لیے کچھ بھی نہین یہی حال ہے تو خدا کو کیا منہ بتاؤ گے؟
(انما المومنون اخوۃ) پر ایمان ہے تو میل ملاپ ترک کرکے ان ننگ قوم لوگون کو راہ پر لانے کی فکر کرو دیکھو قرون
اولی کے مسلمانون کو کہ زکوۃ نہ دی جاے تو جہاد فرماتے تھے بدکارون سے مصافحہ نہ کرکے شہید
ہو جاتے تھے یہی وجہ تھی کہ وہ بزرگ اپنی قوم مین کسی بدکار گروہ کے نہ ہونیکا ایک ایسا دعوی کرتے تھے کہ دنیا کی
کوئی قوم اسکا جواب نہین دیسکتی تھی افسوس کیا ہم اب ایسا دعوی کرسکتے ہین ہرگز نہین۔ اگر کرین تو ایک عالم
کس قدر منہ پر تھوکیگا۔ (اللھم اھدنا الصراط المستقیم)

سلہ۔ ناصر الدین محمود جو التمش کی اولاد سے پانچوان اور ہندوستان کا ایک عظیم الشان شہنشاہ تھا اسکے زہد و اتقا
کے بیان مین معتبر مورخین لکھتے ہین کہ اس کے ملازمین سے کسی کا نام محمد تھا جسکو وہ ہمیشہ اُسکے اصلی نام سے پکارتا
ایک دن تاج الدین سے خطاب کیا۔ ملازم ناراضی کا شبہ کرکے خوف سے گھر بیٹھ رہا۔ بلاکر نہ آنیکی وجہ پوچھی حقیقت
غیر حاضری عرض کرنے پر اُس پابند شرع۔ مقلد صحابہ کرام سلطان نے فرمایا کہ اسوقت وضو نہین تھا۔ اسلئے تمہارا نام
لیتے ہوئے جو نہایت مقدس ہے مجھے شرم آئی۔ عزیزو یہ ہین عاشقان محمد۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

سلہ خیر یہ تو اُن لوگون کے واقعات ہین جو جاہل سمجھے جاتے ہین اب ہمارے عالم و فاضل قومی رہنماؤن کے
حالات ملاحظہ فرمایئے کہ کسی جلسہ مین حضرات مذکور اور اکثر معزز عہدہ دار تشریف رکھتے تھے۔ امید تھی کہ جو کچھ کارروائی
ہوگی وہ ضرور نتیجہ خیز ہوگی مگر ہوا یہ کہ ایک روشن خیال بزرگ نے اپنے مریدون کے استمالت قالب کی کامل گھنٹہ بھر
ایک اندھا دھن تقریر کی اسکے بعد ایک نظم پڑھی گئی جس کا مطلب یہ تھا کہ قوم تباہ و برباد ہوگئی ہے اور ہمدرد قوم
کہ اب اسکے سنبھلنے کی کوئی توقع نہین ہے مگر یہ جانتا وہ مطلب شاعرانہ لفظ پرستی مین ادا کیا گیا تھا جسپر اس قدر

کرسیون پر بیٹھے سنتے رہتے ہین حقانی اور نعتیہ غزلون کی فرمایش ہوئی ہجگوے جو ہونکے پاس بیٹھے گاتے رہتے ہین۔ مضمون ہے رونے کا مگر قہقہے مارے جاتے ہین۔ بات ہے عبرت ونصیحت کی لیکن ٹھٹے کئے جاتے ہین ایسے وقت اگر کوئی شامت کا مارا نیک نفس موجود ہو اور وہ چپ رہ جاسے یا نصیحت کر بیٹھے تو بیچارہ کی جوگت بنائی جاتی ہے وہ ناقابل اظہار ہے خود پسندی کی ہے دنیا مین یہ ادنی سی مثال (سیفی) کوئی عزت نہین دیوانون مین ہشیارونکی

(انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم و اذا تلیت علیھم ایاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربھم یتوکلون) ایسے ہی دسوین چالیسوین اور شادی بیاہ مین بھی جہان دستور ہے میلاد شریف کی مجلسین ہوا کرتی ہین۔ ان مین بھی کچھ کم بے اعتدالیان نہین ہوتین۔ میلاد خوانون کو رات بھر جاگنا پڑتا ہے اسلئے وہ نیند نہ آنے کے لیے کئی ناجائز افعال کے مرتکب ہو جاتے ہین۔ یہ عموماً جاہل اور ان پڑھ ہوتے ہین۔ اسلئے ان سے جسقدر بھی غلطیان ہون تھوڑی ہین ؎ سیفی

امید حق شناسی جاہلون سے — یہ باتین علم والون کے لئے ہین

میلاد خوانی کی لے ادب کے خلاف اور چیخنا چلانا اس غضب کا ہوتا ہے کہ استغفراللہ

(ان انکر الاصوات لصوت الحمیر)

ایسی مجلسون کا انعقاد فرض ہے نہ واجب۔ سنت ہے نہ مستحب محض حسن عقیدت اور منشا ایصال ثواب ہے۔ سمجھ مین نہین آتا کہ واعظ ان غلطیون کی طرف کیون نہین توجہ کرتے ہیں۔؟ کھانا وہی اچھا ہے جو جزو بدن ہو۔ کپڑا وہی اچھا ہے جو زیب تن ہو ایسا کام ہی کیون کیا جاے۔

نوٹ صفحہ ۶۔ واہ واہ ہوئی کہ شور وشغب سے کانون کے پردے پھٹ گئے اور جلسہ بانیون کے خیال کے موافق کامیابی کیساتھ ختم ہوگیا اے قوم کا سچا درد رکھنے والو! تم کہان ہو! آؤ! دیکھو کہ ہمارے حرمان نصیب قومی جلسے کیا کہہ رہے ہین اور انکے اطوار کس قدر دہشت ناک ہین۔ آہ سیفی

وہ کیا دیکھین گے قومی بہتری کو؟ — جنھین لالچ نے اندھا کر دیا ہے

کہ نیکی برباد اور گناہ لازم ہو۔ مجلسین کی جائین تو پورے پورے ادب واحترام کے ساتھ
ورنہ اس کا خیال ہی نہ کیا جائے۔ مناسب یہ ہے کہ میلاد خوانی کے لیئے وہی اشخاص
بلائے جائین جو باخبر پڑھے لکھے۔ نیک و بد سے واقف اور پابندِ صوم وصلواۃ ہین ؎

کیونکر کوئی خطا وہ کرینگے ارادتاً   جو دل لگا کے کرتے ہین سیفی ادا نماز

جو مسکرات وفحش کے عادی اور بدنام ہین وہ ہرگز نہ بلائے جائین ؎ سیفی

جو خدا ہی کی نہ کچھ پروا کرین (   ) اسکے بندون کی انہین کیا قدر ہے

قصائد عالمانہ طرزون ہین اور صحیح صحیح پڑھے جائین۔ پڑھنے والے دو چار ہی ہون
مگر خوش آواز ہون۔ دفون کا بجانا بہت ہی بُرا ہے۔ مجلس اسی وقت تک ہو جب تک
کہ قارئین وسامعین پر ضروری ادب وتعظیم بار نہ ہو۔ اگر ان مشتے نمونہ از خروارے واقعات
پر سے غور کرکے تمام خرابیون کی اصلاح کیجائے تو یقیناً ایسی محفلین سراپا خیر وبرکت اور
تمامتر عافیت وسعادت ہونگی اور غیر اقوام کے لیے نیک نمونہ اور مہذب و ثقہ لوگ بھی
میلاد خوانی کو عیب نہ سمجھین گے کیونکہ موجودہ میلاد خوان اپنی کم علمی۔ جہالت اور بدروشی
کی وجہ قوالون سے کچھ ہی اچھے سمجھے جاتے ہین۔

بزرگانِ قوم! یہ حقائق ہین۔ من گھڑت نہین ہے۔ کسی کی تذلیل منظور ہے نہ کسی خاص
آبادی کا تذکرہ بلکہ دشمنون مین گھری ہوئی مظلوم قوم کی حالت زار ہے رحم فرمائیے۔
غور کیجیے اپنے دل پر ہاتھ رکھکر دیکھیے (الاعمال بالنیات) (واللہ علیمٌ بذات الصدور)
(واللہ یعلم ما فی قلوبکم) جن مضامین کا تعلق آپ سے نہین ہے اُن مضامین کا تعلق
آپ سے نہین ہے۔ آپ اور آپکے مضامین سچے ہین تو الحمد للہ آپ ایک باخبر اور راہنما
بزرگ ہین اور آپ جیسے حضرات کی اس وقت قوم کو بڑی ضرورت ہے۔ خاکسار نے
جو کچھ لکھا ہے نیک نیتی سے لکھا ہے۔ اسکا بُرا نہ مانیئے آیئے اور بلا تصنع کچھ کیجیے!
کیا کیا جائے جب بعض قومی مجلسین اَرذل اقوام کے طور طریق سے ملی جلتی اور طوفانِ بے تمیزی

نظر آتی ہین تو واللہ روح کو سخت صدمہ ہوتا ہے ؎ سعدی

یکے از قوم چون بے دانشی کرد   نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

اگر ہم قوم کا نیک نمونہ نہ ہون تو اس قدر بد نمونہ بھی نہ ہونا چاہیئے - پہلے ہی نئی تاریکی والے بہین ہنین نئی روشنی والے بات بات پر اعتراض کر بیٹھتے ہین - جب ایسی بدعنوانیون سے بھری ہوئی محفلین اُن کی نظر پڑتی ہین تو سرود بہ مستان یاد دہانیدن کی مثل صادق آجاتی ہے آہ ان نئی روشنی والون کے خیالون نے ہمین جسقدر نقصان پہنچایا ہے اُس کا بیان خارج از امکان ہے - کیونکہ اولیاے کرام و علماے عظام سلف کے سچے جانشین عنقا صفت ہین - اور اعداے مذہب حشرات الارض کی طرح بے شمار اسیران غیر محقق نیم حکیم نامحرم اسرار اور اغیار کی کتابون کے مسلمانی نونہالان قوم کے لئے خصوصاً اور جہلاے قوم کے لئے عموماً وجہ اعتبار ہے - یہ لوگ جلسون ہین تو عام مخالفت کے خیال سے کچھ نہین کہتے مگر اور موقعون پر خوب دل کھولکر بک لیتے ہین - نعوذ باللہ خدا اور رسول تو انکے پاس کوئی چیز نہین ہین اور بزرگان دین تو محض بے وقوف کیا ایسے لوگ مصلح قوم ہوسکتے ہین ؟ واللہ یہ قوم کی ناؤ کو غوطہ دے بغیر نہ رہین گے !! اللھم احفظنا من الشرور انفسنا

شکوہ ہے چرخ کا نہ شکایت ہے غیر کی   جو کچھ بھی ہے مجھی سے ہے سیفی گلا مجھے

اس مین کوئی کلام نہین کہ چند خوش اعتقاد اِن کم علم نے بزرگان دین کے نام نامی کے ساتھ کئی ایسے قصے بھی منسوب کر دیے ہین جنکی مورخانہ تحقیق کے آگے کوئی وقعت نہین اور ایسے رسم و رواج بھی پیدا کر دیئے ہین جنکا اصل مذہب سے کوئی تعلق نہین لیکن قوم کے نادان دوست بزعم خود ان پرسے سچی باتون کو بھی غلط سمجھ رہے ہین اور غلط سمجھا رہے ہین - انکی آتش بیانی کی چنگاریان کچھ دلون مین حرت اور کچھ جدید کتابون مین یہ دبی ہوئی آگ اپنا کام کر رہی ہے اور اسے جاہلانہ سائنس کے جھونکے لگتے رہتے ہین یہی وجہ ہے کہ اب ہمارے اور ہماری قوم کے ہونہارون کے دل سے مذہب اور بزرگان مذہب کی محبت دور ہو رہی ہے - یہ کوئی چھپی ہوئی بات نہین ہے مبصرین اس سے خوب

واقف ہین مگر قوم کی بہتری کا وقت آئے اور توفیقِ نیک رفیق ہو تو ان کی زبان کھلے۔
(نقل امیر مرحوم بادشاہ تھا)

ناظرین کرام غور فرمائے! کہاں ہین وہ آج سے پانچ پچیس برس آگے کے حج کے ولولے اور کہاں ہین وہ رمضان اور روزون کی خوشیان اور اُن کے اہتمام اور کہاں ہین وہ زکوٰۃ[۱] کے تذکرہ اور خیر و انعام نہین ہین تو کیا وجہ ہے؟

مستحق سائلِ بدکار نہین ہے لیکن (سیفی) مصرفِ خیر بھی لاکھون ہین اگر ہمت ہو

حکمائے اسلام کی مصلحت انگیز تحریکون سے کئی مفید جلسہ اور مجالسین جن کا رواج اب کم یا مفقود ہو رہا ہے۔ ہوا کرتی تھین۔ جن مین ملائک صفت حضرات شریک رہتے تھے۔ جہان اخلاقِ محمدی کا سچا نمونہ نظر آتا تھا اور ہر ایک کام ادب و تعظیم سے ہوا کرتا تھا ؎ سیفی

اب کہاں وہ خیر و برکت کی مقدس محفلین   دینداری کا مزا اور لطف ہی جاتا رہا

اب جو کچھ بھی مسجدون کی آبادی خانقاہون کی صفائی اور آثارِ خیر باقی ہین وہ ایسے ہی بزرگان

[۱] کسی محفل مین ایک منصب دار عہدہ دار نے اپنی تنگ دستیون کا ذکر کرتے ہوئے جو موٹر دن گاڑیون اور بے ضرورت سازوسامان کے خبط مین دامنگیر تھی افسوس سے فرمایا کہ مکان والون کے تقاضہ سے اس دوازدہم شریف کی نیاز مین مجھے سو روپیہ بھیجنے پڑے جو کھلانے پلانے مین فضول صرف ہو جائین گے۔ مجھے اس بات کو سنکر بڑا رنج ہوا۔ کیونکہ یہ بخل کارِ خیر کے سوا اُن لوگون کے ساتھ کیا جا رہا ہے جو آڑے وقت انکے کام آنے والے ہین جب قوم کے سربرآوردہ لوگ سال مین سو پچاس روپیہ قوم کے غریبون پر صرف کرتے ہوئے جان دیتے ہین تو قوم وقت پر جان کی جیسی عزیز چیز کیا خاک ان پر نچھاور کرے گی۔ یہ نفس پرست جب خود آفاتِ ارضی و سماوی مین مبتلا ہوکر زردہ اور پلاؤ کو ترسا کرینگے اُس وقت انہین علم ہوگا کہ زکوٰۃ اور نذر و نیاز کیا چیز ہے اس کا یہ مطلب نہین کہ مسٹنڈے گداگرون کی ضیافت کیجائے بلکہ جو قابلِ اعانت لوگ ہین اُن کا اور دوسرے بہترین قومی مصارف کا لحاظ رکھنا چاہیئے ؎

کمینے مالدارون کے اعزا کیون نہ مفلس ہون (سیفی) صدف ایک بوند بھر پانی کو دریا مین ترستی ہے

آنجناب لب بام اور اُن کے پیروؤن کے دم قدم سے باقی ہین اللہ انہین تا اصلاح قوم سلامت رکھے

سیفی اس رخ ہی کو ہے منزل مقصود چلو   کہ شفق سے یہ تابان کا پتہ چلتا ہے

اصلاح کی ضرورت تھی اور ہے مگر اتنی نہین اور ایسی نہین کہ ان مصلحت انگیز امور کا انعقاد ہی
بُرا سمجھا جاوے یہ مذہب سے گہری محبت اور دلچسپی پیدا کرنے والے کام ہین - ان کا ہونا نہایت
ضرور اور ازبس مفید ہے. عوام عموماً سطحی خیال کے ہوتے ہین انکے لوز ایمان کو بڑھانے
والے اور جذبات مذہب کو قایم رکھنے والے یہی اسباب ہین-

جاہلون ہی کے لیے عیش و خوشی ہے سیفی   قید خانہ مین خردمند کو آرام کہان
سینچے جاتے ہین درختان کہن سال کہین (سیفی) عید بچون کیلئے ہے نہ کہ بڈھون کیلئے

اگر ہم ہندی مسلمانون مین جنتہ حصہ کی کسی کے ساتھ کماحقہ جوش ایمان بھی نہ ہو تو ہمارا کیا حشر ہوگا
اور آیندہ بہتری کی کیا امید ہے-

گرمیٔ عشق ہے کہ زندہ ہین   سیفی جب یہ نہین تو ہم بھی نہین

ہان عوام کو خلاف شرع امور سے بچانا اور مفید کامون مین جو نقص پیدا ہو گئے ہین اُن کو
سوچ سمجھ کر دور کرنا ایک اہم فرض ہے - ہر ایسا سمجھ دار جو کچھ کر سکتا ہے. اُسکو چاہیئے
کہ اندلوزن اپنے کام و زبان کو بے موقع حیا - کم ہمتی اور اعتراضون کے خوف سے بند نہ
رکھے ورنہ نبی ﷺ کریم کو کیا جواب دیا جائیگا - کیونکہ اسی امت کی بہتری کے لیے حضور انور
اتنی دیر تک دعا و التجا مین مصروف رہتے تھے کہ روتے روتے آنکھین اور کھڑے کھڑے
پائے مقدس سوج جاتے تھے - جو شفاعت کے طلبگار ہین - جنھین دین و ایمان پیارا ہے
انھین چاہیئے کہ اس اکال المذاہب زمانہ مین اپنے برادران دینی کی امداد و اعانت کیلئے
ہر طرح مستعد ہو جائین اور انما المومنون اخوۃ کو ثابت کردین-

معلوم نہین ہماری قوم کو مصائب افراط و تفریط سے کب نجات ملتی ہے اسوقت تو بڑی ہی
کشاکش ہے بزرگان سلف کے ناخلف تو جہالت کی وجہ سے یہ چاہتے ہین کہ کسی طرح

قوم کی قوم گدا گر ہوجائے لکیر کی فقیر بنی رہے مذہب بدنام ہو قوم کو عیب لگ جائے۔ پروا نہیں مگر چار ابرو کی صفائی اور ان کا نذرانہ صحیح ہوجائے تو بس کفر و شرک کا کوئی خیال نہ اہل دنا اہل کا کوئی لحاظ نہ آنحضرت کے زمانہ مقدس کے طور و طریق کی جانب توجہ ؎ سیفی

کنعان صفت شرِ نفوِ اعدا سے ڈرا ڈرو نا
لیس یا ھلک پہ ذرا غور تو کرو

عہدِ رسالت میں رموز طریقت انہیں کو بتائے جاتے تھے جو اسکے اہل تھے وہ بھی راز میں طریقت کے متعلق جو احکام ہیں وہ محض ایسے ہی ہیں جیسے کہ ہماری حکمران قوم کے بعض مسلمہ مدبروں نے علانیہ کہدیا ہے کہ ہندوستان جب تک جاہل اور ان پڑھ ہے ہمارا ہے ورنہ اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو امریکہ کا ہوا۔ یعنی اس رمز کے ظاہر کرنے میں اس بات کی مطلق پروا نہیں کی کہ ہندوستانی متنبہ ہوکر اکتساب علم کی جانب کامل توجہ کرینگے اور حکومت کو نقصان پہنچیگا کیونکہ جب تک حکام رعایا کی دستگیری نہ کریں ایسا ہو نہیں سکتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عہد مبارک میں بھی یہی نکات پیش نظر تھے کہ منتخب بزرگ اسطرف متوجہ تھے۔ عوام کو اس کی خبر تھی نہ انہیں توجہ دلائی جاتی تھی۔ پابندی شریعت عین حکمت متصور تھی۔ ہر ایک خلاف شرع آواز کا فوراً تدارک کیا جاتا تھا۔ یہی سبب تھا کہ اس وقت فرقہ بندی نہیں تھی اور کیوں ایسا نہ کیا جاتا ؎ سیفی

قیمتی چیز اگر ہو تو اسے بیچتے وقت (
) دیکھ لی جاتی ہے عزت بھی خریداروں کی

بعد میں ہمہ اوست کی جو صدائیں لگائی گئیں۔ ان خرابیوں کی جو اس وقت ہماری ترقی میں سدِ سکندر بن گئی ہیں بنیادیں پڑیں۔ اگرچہ انہیں خرابیوں کے اندیشے سے علمائے وقت نے صداہائے مذکور کو حق بجانب سمجھتے ہوئے بھی قتل و دار کے فتوی صادر کرنے میں تامل نہیں فرمایا لیکن وہ کچھ اسی زمانہ کے لئے مفید ہوا اب آکے وقت بڑ گئی ہے افسوس اس زمانہ میں بھی ویسی ہی صدائیں لگائی جاتی ہیں مگر وہ شریعت کے خیر خواہ عالم کہاں۔ سچ تو یہ ہے کہ جھوٹوں کے لیے جھوٹا زمانہ ہے ؎ سیفی۔

زمانہ زمانے پہ کرتا ہے ثابت کھرے کو کھرا اور کھوٹے کو کھوٹا

غور طلب یہ امر ہے کہ آخر قتل وخون کے فتویٰ جاری ہونیکی وجہ کیا تھی؟ یہی نا کہ عوام کے عقائد مین خرابی نہ پیدا ہو (هل یستوی الاعمی والبصیر)

تحصیل مقاصد طریقت کوئی کھیل نہین ہے۔ اسکے واسطے سخت مجاہدہ اور بڑی ریاضت چاہیئے۔ بہترین زہد وتقویٰ انتہائی صبر وقناعت درکار ہے اور یہ کس قدر کٹھن کام ہین؟ کیا قوم کے موجودہ افراد ان شدائد کے متحمل ہو سکتے ہین؟ ہرگز نہین یہ مسئلہ بھی غور کے قابل ہے کہ اب اگلے زمانہ کے جیسے اولوالعزم حضرات کیون نہین پیدا ہوتے۔ ہے یہ کہ پابندی شریعت کی آخری حد تصوف کا ابتدائی زینہ ہے۔ قرون اولیٰ مین ہر شخص شرع کا پابند تھا اسکیئے پابندی شرع کی جو غرض ہے وہ انہین بدرجہ اتم حاصل رہتی تھی۔ ان مین جو لوگ حضور قلب کے ساتھ عقل سے کام لیکر صوم وصلوٰۃ ادا کرتے تھے انہین خود بخود معبود حقیقی کے دیدار کا شوق پیدا ہوتا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ رہبر کامل کی تلاش مین نکلتے تھے اور جو رہنما انہین ملتے تھے وہ اس قدر سخت[۵] اور اس غضب کی ذلیل نفس کشیان

[۵] کہتے ہین کہ خلیفہ عباسی المعتضد باللہ نے اپنے ایک مہتمم بالشان جشن کے شہنشاہی دربار کسی والی ملک کو خلعت سے ناک پاک کرنے کے جرم مین ذلیل کر کے نکلوا دیا۔ حضرت شبلی بھی والی نہاوند ہونے کی وجہ اس دربار مین شریک تھے اس واقعہ عبرت انگیز نے اُنکے حق آگاہ دل کو دنیوی جاہ وجلال سے کھٹا کر دیا اور اس قدر کہ گورنری جیسی خدمت کو لات مار کے حضرت جنید کی خدمت مین بطور خادم حاضر ہوئے۔ فقیری کب آسان تھی؟ آپ نے فرمایا تم والی ملک رہ چکے ہو حکومت کے زمانہ مین کیا کچھ غلطیان نہ کی ہونگی۔ پہلے نہاوند جاکر وہان کی رعایا سے معافی چاہو پھر دو برس دریوزہ گری کر کے اپنے نفس سرکش کا غرور توڑ دو تو میرے پاس آؤ کہ کچھ ہو سکے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور اس کے بعد کہین جناب شبلی کو حضرت جنید کے خادمون مین شریک ہونیکی عزت نصیب ہوئی افسوس پہلے گداگری کا منشا کیا تھا اور وہ کس کیلئے تھی۔ اب کیا ہے اور کس کے لیے ہے (فاعتبروا یا اولی الابصار)

اُن سے کروائے تھے کہ اُن کا تذکرہ مجھ جیسے پرانے خیال والون کے لیے حیرت خیز اور نئے خیال والون کے لئے طلسم انگیز ہے ان مشکل ترین آزمائشون کا مدعا کئی مصلحتون کے ساتھ یہ بھی تھا کہ نااہل پر اسرار تصوف ظاہر نہ ہو جائین ؎ حافظ

ہمہ کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر　　نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا

اب غور فرمائیے کہ کامل کن لوگون کو ہونا چاہیئے - حضرات سابق کو یا ہم ایسے کمبختون کو جو صرف صوم وصلواۃ کی فلاسفی معلوم کر لینا کافی سمجھتے ہین ؎ سیفی

جو وقت کی نماز ہی پڑھتے نہین کبھی　　وہ کسطرح خوشی سے پڑھینگے قضا نماز

اور نئی روشنی والون کا یہ مدعا کہ تمام افراد قوم دنیا طلبی مین منہمک ہو جائین جائز طریقون سے ہو یا ناجائز طریقون سے کوئی مشایخ و متصوف باقی نہ رہے الفاظ توکل قناعت صبر اور قسمت تو ان کے حصہ مین گالیون سے کم نہین اور یہ کس قدر سطحی نظر اور نا واقفیت کی دلیل ہے - حاصل کلام تمام بربادیون کی جڑ ترک شریعت ہے - اگر واعظین و مشائخین بجز تصوف کے نکات بیان کرنے کے عوض ارکان اسلام کے فضائل بتائین اور اسکو اپنی کم علمی کی نشانی نہ سمجھین اور نئی روشنی والے بیتیون کا رونا رونے کے عوض پہلے خود اسلام کا سچا نمونہ بنین - کم از کم قومی متداول کتب دیکھ لینے اور اپنے اسلاف کے علم کا موازنہ کرین اور پھر صنعت و حرفت اور سائنس کی کتابون کے ترجمے اور اُنکے رمز سے قوم کو آگاہ کرین تو چند روز مین حالت ہی کچھ اور ہو جائے مگر افسوس یہ باتین اسوقت سمجھ مین آئینگی جب اس سے زیادہ ذلیل اور مفلوک ہو جائین گے -

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا وارحمنا انت مولٰنا فانصرنا علی القوم الکافرین

خاکسار

انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب

من صنف فقد استہدف
سیفی - کان اللہ

۷۸۶

نعتستان

اللہ اللہ! کیا کرم ہے ایزدِ غفار کا / ہمکو بخشا ہے وسیلہ احمدِ مختار کا

وصف کیا ہو؟ اسکی قدرت کے یمِ ذخار کا / جس میں ادنیٰ بلبلہ ہے گنبدِ دوّار کا

کیجئے شرم و حیا سے وردِ استغفار کا / کفر ٹوٹیگا اسی سے نفسِ بدکردار کا

ہمتِ تحریر ہے ثنا کی قرطاسِ خیال / کیا ٹھکانا ہے ترے اوصافِ پُراسرار کا

تیری رحمت کے کرشمے ان سے پوچھا چاہئے / لطف جنکو مل چکا ہے آگ میں گلزار کا

دیکھ بھی سکتے نہیں جی بھر کے تیری صنعتیں / فرطِ حیرت سے فنا ہوتا ہے دم نظّار کا

تیری اس بخشش کے صدقے اسکو کہتے ہیں کرم / ہے خبرگیراں برابر کافر و دیندار کا

کیوں نہ مہکے صنعتِ صنّاع قدرت کا چمن / پتّے پتّے سے پتہ چلتا ہی اس گلزار کا

جانے کب آئے قیامت اور کب پورا ہو شوق / جان دیکر منتظر ہوں مژدۂ دیدار کا

کیوں ہے اور کسکے لئے ہے اور کسکی حکم سے / رات دن چکر میں رہنا گنبدِ دوار کا

عقل میں حادث کے آئے کسطرح ذاتِ قدیم
حوصلہ یاں پست ہے سیفی خیالِ زار کا

دونوں جہان تیرے اور لامکاں تیرا / حیرت ہے کر نہ پائے کوئی نشاں تیرا

رفتار مہر و مہ کی نہیں اک منٹ کم و بیش / کس رنگ سے رواں ہی یکساں دوان تیرا

یہ کوکبِ درخشاں یہ انجمِ نور افشاں / کرتے ہیں رات اور دن ہر دم بیاں تیرا

ہر شئے میں ہے کچھ ایسی کاریگری و صنعت ہے بدگمان کو بھی ہر جا گمان تیرا
خوشبو سے گل کو سمجھیں گل سے شجر کو جانیں حیرت ہے گر نہ پائیں ان سے نشان تیرا
یہ خود ہی اک نمونہ ہے تیری صنعتوں کا کیا وصف کر سکیگی میری زبان تیرا
دیکھا جو مجکو مضطر آئی ندائے غیبی ہے کون مجھ سے بڑھکر کچھ مہربان تیرا ق
بندوں کی بندگی میں کیا فیض تو نے پایا برگشتہ مجھ سے کیوں ہے ظالم گمان تیرا

سیفی کو فکرِ دنیا کیوں کشمکش میں ڈالے؟
رہتا ہے اسکے دل میں ہر وقت دھیان تیرا

نام آتے ہی زباں پر احمدِ مختار کا دور ہو جاتا ہے سارا غم دلِ بیمار کا
ہو مقابل آپ کے دندانِ پُر انوار کا اس قدر کب حوصلہ ہے گوہرِ شہوار کا
انبیا میں تمغۂ لولاک تھا کس کے لئے یہ تو طرہ ہے ازل سے آپ کی دستار کا
فرق ہے حمدِ احد اور نعتِ احمد میں یہی پہلے رتبہ ہے خدا کا پھر شہِ ابرار کا
عاصیوں کا زاہدوں سے بڑھکے رکھتے ہیں خیال کس قدر ہے لطف ہم پر احمدِ مختار کا
بے ادب کو پائے حضرت سے لپٹنے کا ہے شوق دیکھئے دیوانہ پن میرے دلِ ہشیار کا
اللہ اللہ! گرمیٔ بازارِ حسنِ مصطفےٰ خود خدا ہے مشتریٔ حسنِ شہِ ابرار کا
یہ دلِ آفت زدہ اور شوقِ طیبہ ہائے ہائے ہے مری امید اک ایما میرے سرکار کا
سیرِ طیبہ چاہتا ہوں اور یہی ہوتا نہیں کچھ نہ پوچھو حال میرے بختِ کج رفتار کا
اے شفیع المذنبیں للہ ادھر بھی دیکھئے منتظر ہے ایک عالم چشمِ رحمت بار کا

مدحتِ سرکارِ دو عالم میں ہے ہر ایک شعر
سیفی اب کیا پوچھنا رتبہ مرے اشعار کا

خدا ہوتا ہے خوش جب نام لیتا ہوں محمد کا یہی سرمایۂ نازش ہے اسکی خوشامد کا
ملا آدم کو چھٹکارا لیا جب نام احمد کا عیاں ہے اس سے مطلب نقش و فخرِ بے جہد کا

کیا صل علیٰ جب وصف شہ کے خط کی آمد کا ۔۔۔ تو قصر روح روکش بنگیا کاخ زمرد کا

ہوا انکھا بوسہ گر اک وقت لبہائے محمد کا ۔۔۔ ہر اک منہ چوم لیتا ہے خوشی سے سنگ اسود کا

عدو کش کیون نہ ہو جلوہ تمہارے خط اسود کا ۔۔۔ کہ افعی کیلئے قاتل ہے نظارہ زمرد کا

اڑایا تو ہے خاکہ ابروے پر نور احمد کا ۔۔۔ مگر وہ بانکپن - دم خم - کہان تیغ مہند کا

کھلے ہین اور نہ کھلتے ہین نہ کھلنے کی توقع ہے ۔۔۔ رموز قدرت حق نبگئے ہین قفل ابجد کا

یہ ارمان و تمنا ہے کہ دیکھون باغ طیبہ کو ۔۔۔ الہی بھر دے کان پھولون سے دامن تنگ مقصد کا

جسے سمجھے ہوے ہین آفتاب روز محشر ہم ۔۔۔ وہ اک چھوٹا سا تکیہ ہے مرے حضرت کی مسند کا

الہی کس نقاب افگن کے عارض کا مین شیدا ہون ۔۔۔ کہ ہر دم ہے تصور مجکو قرآن مجلد کا

اگر آنکھون کی پتلی بن کے عالم مین نہین پنہان ۔۔۔ تو سایہ چھپ گیا ہے پھر کہان سرکار کے قد کا

نہ ہو ظلمات مانع جستجوے آب حیوان مین ۔۔۔ لگا کر جاؤن گر سرمہ تمہاری خاک مرقد کا

ہم ایسے عاصیون کو حشر کا کچھ بھی نہ ہو کھٹکا ۔۔۔ نتیجہ ہے یہ سب کچھ آپ کے الطاف بیحد کا

در مقصود دریاے در حضرت سے ملتے ہین ۔۔۔ شناور بنکے وان پہنچے تو شاکی طالع بد کا

ہمین لیجائینگے بازی ہمیشہ مدح احمد سے ۔۔۔ عدو شاکی رہیگا یون ہی اپنے طالع بد کا

رخ پر نور احمد جلوہ گر ہے جنکی نظرون مین ۔۔۔ انہین کیا خوف ہے سیفی شب یلداے مرقد کا

زبان خامہ مداح کیونکر چپ رہے سیفی
دماغ و دل کو چسکا پڑ گیا ہے نعت احمد کا

فردوس نعت مین ہے طوبیٰ سخن ہمارا ۔۔۔ قند و شکر سے بھر دین حورین دہن ہمارا

دشمن ہوا ہے کیسا چرخ کہن ہمارا ۔۔۔ آخر چھڑا دیا ہی ہم سے وطن ہمارا

کیا ہو سکیگی ہم سے حمد و ثناء باری ۔۔۔ ہے کیا زبان ہماری ہے کیا دہن ہمارا

اے باغبان ہستی صدقہ نبی کا اپنے ۔۔۔ گلہاے آرزو سے بھر دے کفن ہمارا

کیا لطف زندگی ہے کیا حظ بندگی ہے ۔۔۔ جب ہو نظر سے غائب غنچہ دہن ہمارا

خواہش یہی ہے دل کی حسرت یہی ہے جان کی ہو جائے یا الٰہی طیبہ وطن ہمارا

گلہائے نعت یا احمد ہر جا کھلے ہوئے ہیں
سرسبز کیوں نہ ہو پھر سیفی چمن ہمارا

کوئی کیا وصف کر سکتا ہے اسکی شان و شوکت کا مہِ روشن بھی اک ذرہ ہے جسکی مہرِ عظمت کا

زمانہ کیوں نہ دیوانہ رہے مہرِ نبوت کا کہ اس پر ہر گھڑی دھوکا ہے خورشیدِ قیامت کا

ہمیشہ دھیان ہے ہم عاصیوں ہی کی شفاعت کا شگوفہ یہ بھی اک ہے آپ کے باغِ عنایت کا

احد ہے رشکِ طوبیٰ اور طیبہ غیرتِ جنت جبھی تو دل سے دم بھرتا ہوں میں انکی محبت کا

رسول اللہ سے مخفی نہ تھی کونین کی حالت مگر معراج سے منظور تھا اظہار الفت کا

زمین و آسمان جسکے کرم کا آسرا ڈھونڈ ہیں بیان کیا ہو سکے اللہ اکبر اسکی قدرت کا

احد ہے احمدِ بے میم جو سمجھا وہی سمجھا نہیں ہے میم یہ اک بلبلا ہے بحرِ وحدت کا

بیاض ہے نامۂ اعمال انبوہِ معاصی سے مگر کافی ہے اک چھینٹا بھی تیرے ابرِ رحمت کا

سزا سے جرم سے پہلے یہ ہیبت ہو کہ مر جائیں بھروسا عاصیوں کو گر نہ ہو تیری شفاعت کا

دکھا دو خواب ہی میں جلوۂ طیبہ کبھی اس کو
بہت مشتاق ہے سیفی مدینہ کی زیارت کا

مجھ پہ سرکارِ دو عالم کے ہیں احسان کیا کیا پوچھتے ہیں کہ بتا ہیں ترے ارمان کیا کیا

حوریں خدمت کو ہیں اور سیر کو فردوس بریں عیش کو آپ کی امت کے ہیں سامان کیا کیا

پیارے ناموں کو ترے وقتِ سحر پڑھ پڑھکر روز لیتے ہیں مزا مرغِ خوش الحان کیا کیا

آپ کے حسن کو جب تک کہ نہیں دیکھا تھا اپنے پر آپ ہی تھا چاند بھی نازان کیا کیا

شکلِ آدم میں ہوا آپ کا جلوہ ظاہر اسلئے بڑھ گئی ہے عزتِ انسان کیا کیا

خوبیاں دو جہان کی ہیں مرے آقا میں بڑھکے شاہی سے ملا تم کو سلیمان کیا کیا

ایک پابوسی حضرت کی تمنا ہی نہیں کیا بتاؤں کہ مری دل میں ہیں ارمان کیا کیا

مجھ کو لیجا کے مدینہ کبھی دیکھو سیفی
یاں نہ پوچھو کہ ترے دل میں ہیں ارماں کیا کیا

وہ خوش نصیب ہے اسے پوچھنا ہی کیا دل کا
کہ عشق احمدؐ مرسل ہے مدعا دل کا

اگر نصیب مرے ہے چلیں مجھے طیبہ!
سناؤں رحمت عالم کو ماجرا دل کا

وہ ایک وہ تھے کہ سب چھوڑ کر گئے طیبہ!
یہ ایک ہم ہیں کہ سنتے رہے کہا دل کا

حضور جلد بلا لیجئے مجھے طیبہ!
کہ خواہشیں کئے دیتی ہیں فیصلہ دل کا

مری نظر میں ہے جو کچھ وہی ملتا ہے
نہیں ہے آپ سے پوشیدہ مدعا دل کا

عجب نہیں کہ چلا جاؤں میں ابھی طیبہ!
پڑا ہوا تو ہے بے طرح ولولا دل کا

خدا بنا ہے مجھے مستقل مزاج ذرا
میں جانتا ہوں کہ کتنا ہے حوصلا دل کا

تلاش کیجئے طیبہ میں جا کے اے سیفی
وہیں یقین ہے ملجائے گا پتا دل کا

میری بگڑی کو بنا دو یا محمدؐ مصطفےٰ
کوہ غم دل سے ہٹا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

غیر تو کچھ ہوں نہیں میں آپکا ہی ہوں غلام
چہرۂ انور دکھا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

مارا مارا پھر رہا ہوں جستجوئے راہ میں
مجھکو رستے پر لگا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

سوکھ کر کانٹا ہوئی ہے تشنہ کامی سے زباں
وصل کا شربت پلا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

میری حیرانی پریشانی ہے ظاہر آپ پر
اب مرا مقصد دلا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

سوجھتا کچھ بھی نہیں افعال بیجا کے سوا
میرا مردہ دل جلا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

خواہشیں دوزخ لئے جاتی ہیں مجھکو کھینچکر
اس مصیبت سے چھڑا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

اپنے نیک و بد سے کب تک اسطرح غافل رہوں
خواب غفلت سے جگا دو یا محمدؐ مصطفےٰ

دل ہجوم یاس سے گھبرا گیا ہے بے طرح
میرے مطلب کی سنا دو یا محمدؐ مصطفےٰ!

آپ کی فرقت میں سیفی ماہی بے آب ہے

خواب ہی مین منہ دکھا دیا محمد مصطفیٰ نے

میری آنکھوں سے اگر دور مدینہ ہوگا
بخدا موت سے مشکل مجھے جینا ہوگا

جلوہ افروز ہو جس آنکھ مین روئے احمدؐ
قابل قدر وہی دیدۂ بینا ہوگا

دوسرے اور مہینوں کی کہان یہ رونق
ہان ربیعین سے پہلا ہی مہینا ہوگا

بے طرح دامن دل چاک ہوا جاتا ہے
حضرت اب تار نظر سے اسے سینا ہوگا

شعلۂ عشق نکل آتے ہین جب سینے سے
روح کہتی ہے یہین کوئی دفینا ہوگا

عدل و ایثار و وفا سے شہ احمد مین غضب
دل ہر اان سے کسی ایک نے چھینا ہوگا

سجدۂ شکر کی بھی دی نہ اجازت ہمکو
کسی دربار کا ایسا نہ قرینا ہوگا

کیون نہین ناز نہ ہو طبع حیا آگین پر
ناجی گرمیٔ حشر اپنا پسینا ہوگا

عشق احمد ہی ہے جو کچھ بھی ہے لیکن سیفی
دم شمشیر ادب پر ہمین جینا ہوگا

کیا کوئی کرے تجھ سے مقدر کسے دھنی کا
سایہ مرے سر پہ ہے رسول مدنی کا

بازیچۂ اطفال نہین عشق محمدؐ
دل چاہیے شبلی و اویس قرنی کا

دریادلی احمدؐ مختار نہ پوچھو
یان ایک ہی قانون ہے محتاج و غنی کا

نازک ہے وہی جسم جسے کچھ نہ ہو سایہ
ہے سب سے بڑا وصف یہ نازک بدنی کا

اس امت مرحومہ پہ احسان بہت ہے
صدیقؓ کا فاروقؓ کا حیدرؓ کا غنیؓ کا

دنیا ہی کی فکرون مین ہے ہر وقت پریشان
کیا حال کہون اس دل گردن زدنی کا

ہر وضع مین رہ سکتے ہین جب عاشق حضرت
کیون شوق پھر اتنا ہے کسی کو کفنی کا

پہنچا دے الٰہی مجھے دربار نبی مین
مشتاق ہون دیدار رسول مدنی کا

کچھ بھی کسی بدخواہ کی پروا نہین سیفی
سایہ مرے سر پہ ہے رسول مدنی کا

پھر خیالِ زلفِ جان آنے لگا
پھر مرا دل ہاتھ سے گھبرانے لگا
پھر چلی ہجرِ مدینہ کی ہوا
پھر گلِ ارمان مرجھانے لگا
پھر ہے عصیان کا تصور جان گسل
پھر کلیجا رنج و غم کھانے لگا
پھر نگاہِ شوق اٹھکر گر پڑی
پھر ہجومِ یاس تڑپانے لگا
پھر علائق بن گئے زنجیرِ پا
پھر دلِ ناداں ستانے لگا
پھر مری ہمت نہیں ثابت قدم
پھر رخِ وحشت نظر آنے لگا

پھر عنایت کی نظر سرکار ہو!
پھر مرا سیفی بھٹک جانے لگا

ب

بھول جاتے ہین سبھی سن کے بیان یثرب
کیون نہ ہو خلد سے اچھا ہے جہانِ یثرب
دیکھتین آنکھ اٹھاکر نہ جنان کو حورین
دیکھ لیتین وہ اگر شوکت و شانِ یثرب
خلد کہدینے سے ہوئی نہین پوری تعریف
سچ تو یہ ہے۔ کہ ہے بے مثل جہانِ یثرب
حورین بس تکتی ہی رہجاتی ہین حیران ہوکر
دل اڑا لیتے ہین یون ماہ وشانِ یثرب
فرحت و عیش کے سامان ہین مہیا اتنے
اپنے پر آپ ہی نازان ہے جہانِ یثرب
یان کی ہر بات مرے دل مین کھبی جاتی ہے
واہ وا کسقدر اچھا ہے جہانِ یثرب
دیکھنے والے جگر تھام کے رہجاتے ہین
وہ پر انوار ہے ہر ایک مکانِ یثرب
جس نے جنت نہین دیکھی ہے وہ کیا بولیگا
پوچھے رضوان سے کوئی شوکت و شانِ یثرب
راستے صاف مکان پاک۔ دکانین ستھری
الغرض نور کا عالم ہے میانِ یثرب
دیکھکر شانِ مدینہ کی یہ رضوان بولا
بس نظر آپ ہی اپنی ہین جنانِ یثرب

بیٹھہ جاتے ہین جگر تھام کے سننے والے
کیون نہ ہو تتمۂ سیفی ہے بیانِ یثرب

ت

مہِ تابان ہے مدینہ تو ہے اختر جنت
کیسے ہو جائیگی طیبہ کے برابر جنت

حورو تم! چھوڑ دو مجکو مین نہین آؤنگا
عاشقون کے لیئے ہے روضۂ اطہر جنت

طیبہ کے ساتھ ترا ذکر ہوا کرتا ہے
کسقدر زور پہ ہین تیرے مقدر جنت

لو گے! جب تک کہ نہ پروانۂ عشقِ احمد
دوستو! مل نہین سکتی تمھین مرکر جنت

خطۂ پاکِ مدینہ کو نہ دیکھے جو آنکھ
اسکو دنیا مین نظر آئیگی کیونکر جنت

اب شفاعت مین نہ فرمائے حضرت تاخیر
ہجر مین آپ کی امت کے ہے مضطر جنت

واہ وا گلشنِ سرکار کے رہنے والو!
بخدا تم کو یہان بھی ہے میسر جنت

واعظون نے اسے اِک چیز بنا رکھا ہے
ورنہ کیا ہوگی مدینہ سے بھی بہتر جنت

وہ عرب جس مین نہ تھا جز خس و خاشاک نمو
بنگیا آپ کے قدمون سے سراسر جنت

کشتۂ فرقتِ طیبہ کی بھی قسمت کیا ہے
ڈھونڈتی پھرتی ہے اب سیفی کو گھر گھر جنت

ث

الغیاث اے شاہِ شاہان الغیاث
الغیاث اے نورِ ایمان الغیاث

خضرِ راہِ عشقِ یزدان الغیاث
الغیاث اے مہرِ تابان الغیاث

رات کالی اور خوفِ رہزنی
الغیاث اے ماہِ رخشان الغیاث

سیدھے رستے کا پتہ ملتا نہین
رہنمائے راہِ قرآن الغیاث

بے طرح پیچھے پڑی ہے بے زری
مایۂ فخرِ سلیمان الغیاث

پائے بوسی کی تمنا ہے بہت
غیرتِ خورشیدِ کنعان الغیاث

جورِ اعدا کا تحمل اب نہین
منبعِ الطاف و احسان الغیاث

امتِ مرحوم ہے اعدا سے تنگ — باغبانِ باغ یزدان الغیاث

سیفیؔ عاصی بہت حیران ہے
دلبر و محبوبِ رحمٰن الغیاث

ج

حضرت کو ملا تاجِ شفاعت شبِ معراج — اور عاصیوں کو کو ثر و جنت شبِ معراج

سرکار مرے ساری خدائی کے ہین سرکار — اس بات کی دیتی ہے شہادت شبِ معراج

جب حور و ملائک سے ہون افواج مین شامل — کیا ہوگی کچھ شوکتِ حضرت شبِ معراج

کونین کی ہو سیر بھی؟ بستر بھی رہے گرم؟ — اک معجزہ تھا بسترِ حضرت شبِ معراج

اے امتِ مرحوم تجھے چاہیئے کیا اور — جب مل گئی کونین کی دولت شبِ معراج

دریا کی طرح لیتی تھی آغوش مین سب کو — سرکارِ دو عالم کی عنایت شبِ معراج

المنة للہ ملین نعمتین ساری!
سیفیؔ ہمین حضرت کی بدولت شبِ معراج

آنکھون مین پھر رہے ہین شہِ نامدار آج — آئی خزان رسیدہ چمن مین بہار آج

کیا ختم ہی نہ ہوگی شبِ انتظار آج — کیون جان دے رہا ہے دلِ بیقرار آج

روئے نبی ہے چشمِ تمنا مین جلوہ گر — نکلا ہے چاند کس طرف اے کردگار آج

اے کاش جذبِ شوق مجھے طیبہ لیچلے — کھجلا رہے ہین تلوے مرے بار بار آج

کیا جانے زلفِ شاہ نے کیا سحر کر دیا — ہاتھون اچھل رہا ہے دلِ بیقرار آج

بتنکھے لگے ہوے ہین کلیجے مین ہول سے — مجکو سنبھال لے مرے پروردگار آج

شاید کھلیگا شاخِ تمنا مین کوئی گل — ہے آپ کی جدائی بہت ناگوار آج

سیفیؔ یہ کیا ہے؟ کیون ہو بھیانک نہ ہو گئے

حضرت نہ رہنے دینگے ہمیں بیقرار آج

ح

نت نئے عشقِ محمد مین مزے پاتی ہے رُوح
یادِ رخ مین کھا کے جگر جو بنجاتی ہے رُوح

دم نہ لیکر باغِ طیبہ کو پہنچ جاتی ہے رُوح
محبسِ تن سے جو شب کو مخلصی پاتی ہے رُوح

اس توقع پر کہ طیبہ دیکھنا ہوگا کبھی!
زندگی ہجر کے صدمے سہے جاتی ہے رُوح

جانے کیسے کیسے اسکو آج آتے ہین خیال
آپ ہی اپنے سے ڈرتی اور شرماتی ہے رُوح

جب نہ ہو ظلمات طے ملتا ہے کب آبِ حیات
کیون فراقِ گیسوئے احمد مین گھبراتی ہے رُوح

میرے جسمِ زار کی فریاد کو پہنچو حضور!
چھوڑ کر اسکو یہان طیبہ چلی جاتی ہے رُوح

جس نے طیبہ کو نہ دیکھا اُس نے دیکھا کچھ نہین
اس سے کیا حاصل جو دنیا چھانکر آتی ہے رُوح

صدقِ دل سے یاد کرکے معجزونکو آپ کے
دن مین سو سو وقت ایمان آپ پر لاتی ہے رُوح

گلشنِ طیبہ کی تو نیت ہی ہے سیفی! مگر!
دیکھین ہم کو آج اور کیا کیا دکھا لاتی ہے رُوح

خ

جس کسی کا ہے دلِ حضرتِ ذیشان مین رسوخ
بس اسی شخص کا ہے محفلِ ایمان مین رسوخ

اس قدر ایک نبی کو بھی میسر نہ ہوا
جسقدر آپ کا ہے خدمتِ یزدان مین رسوخ

طیبہ جاؤن تو خطائین مری کیون عفو نہ ہون
میزبان چاہتے ہین خاطرِ مہمان مین رسوخ

کیون نہ کانٹا سا یہ کھٹکین گے دو نین سرکار
پاکین کا ہے بہت آپ کی درگاہ مین رسوخ

آپ ہی مجکو سنبھالین تو سنبھل جاؤنگا
رکھتی ہے الفتِ دنیا دلِ نادان مین رسوخ

کیون نہ رکھے دلِ محزون مین نسیمِ ارمان
ابرِ امید کو ہے اس چمنستان مین رسوخ

باریاب ایسے تھے دربارِ نبیؐ مین اصحاب
جس طرح رکھتے ہین پھل پھول گلستان مین رسوخ

سیفی دارین مین ہو جائیگا مقبول کلام!
عشق کا ہوگا اگر نظمِ ثنا خوان مین رسوخ

د

خدا سے پوچھ لو شانِ محمدؐ
فلک ہے اونچے دربانِ محمدؐ

قیامت تک رہیگا یون ہی جاری
بعز و جاہ فرمانِ محمدؐ

سبھی ڈوبے ہوے تھے عشقِ حق مین
بہت اچھا تھا دورانِ محمدؐ

پڑی ہلچل شجاعانِ عرب مین
کھنچی جب تیغِ فرمانِ محمدؐ

ہر اک بندہ کی بندہ پروری ہے
یہی کیا کم ہے احسانِ محمدؐ

لگا غیرت سے گھٹنے بدرِ تابان
جو دیکھا روے رخشانِ محمدؐ

نہین افلاک کی بیوجہ گردش
مگر ہوتے ہین قربانِ محمدؐ

سبھی ہین آپ کے مرہونِ منت
ہوا کس پر نہ احسانِ محمدؐ

ابو بکرؓ و عمرؓ۔ عثمانؓ و حیدرؓ
عناصر ہین پئے جانِ محمدؐ

تجھے کیا غم ہے سیفی کل کے دن کا
بہشتی ہے ثنا خوانِ محمدؐ

آتے ہی تصور مین گلِ روئے محمدؐ
جان اُڑ گئی بلبل کی طرح سوئے محمدؐ

خورشید و مہِ نو جنھین کہتے ہو تم ان مین
اک روئے محمدؐ ہے اک ابروئے محمدؐ

خورشیدِ قیامت کا اُسے خوف ہی کیا ہے
جس شخص پہ ہو سایۂ گیسوئے محمدؐ

اس جذبۂ الفت کے تصدق کہ مجھے اب
لے اُڑتے ہین ارمان مرے سوئے محمدؐ

بلبل بھی تو اُس پھول کے صدقہ نہین ہوتا
جس پھول سے آتی نہین خوشبوئے محمدؐ

ہم دور ہین وہ آپ کے قدمونکے ہین نزدیک
کیون ہم سے نہ اچھا ہو سگِ کوئے محمدؐ

دیکھے نہ صنوبر کو کبھی آنکھ اُٹھا کر
گر دیکھ لے قمری قدِ دلجوئے محمدؐ

بلبل کی طرح کیون نہ مرا دل ہو پریشان
ہر پھول سے آتی ہے مجھے بوئے محمدؐ

اک دیدۂ دل ہی کی ضرورت الٰہی
کس شے میں نہیں روشنی روئے محمدؐ

اللہ جو مشتاق ہوا آپ ہی اپنا
تیار کیا آئینہ روئے محمدؐ

منہ اپنا چھپائے ہوئے پھرتا ہے مہ نو
کس درجہ ہے بانکا خم ابروئے محمدؐ

سیفی مجھے کیوں اپنے تخلص پہ نہ ہو ناز
سو جان سے ہوں عاشق ابروئے محمدؐ

ذ

رکھیے الفت محبوب خدا کا تعویذ
بخدا ہے یہی ہر غم کی دوا کا تعویذ

کیوں نہ سرکار دو عالم کو خدائی چاہے
کس کو درکار نہیں صدق و صفا کا تعویذ

خواہش ظل ہما اور کسی کو ہوگی
مجھکو تو چاہیئے حضرت کی ولا کا تعویذ

حرص دنیا کی ستاتی ہے بہت اکثر کار
مجھے ملجائے کوئی مہر و وفا کا تعویذ

درد عصیاں کی دوائیں تو بہت ہیں لیکن
اس مرض کو تو مجرب ہے حیا کا تعویذ

بیدھڑک عرش پہ سیدھی تو چلی جا اے آہ
باندھتا ہوں تری گردن میں دعا کا تعویذ

سیفی کیا خوف ہے دیوان کے چھپوانے میں
اس کے بازو پہ ہے جب حمد خدا کا تعویذ

ر

رخ احمد جو تصور میں ہے گلشن بنکر
روح اترائی ہوئی پھرتی ہے مالن بنکر

ہاں ادھر بھی کبھی لے ابر کرم برق نظر
بیٹھے ہیں حسرت دیدار میں خرمن بنکر

حسن تقدیر ہے جب گلشن طیبہ سے کبھی
توڑلے پھول تمنا مری مالن بنکر

خضر دل تو ہی کوئی راہ بتادے للہ
جان جاتی ہے اسے ڈھونڈنے جوگن بنکر

جس گھڑی گلشن طیبہ میں پہنچ جاؤں گا
حسرتیں دل سے نکل جائینگی شیون بنکر

اب بچالے مری بگڑی کے بنانے والے
ڈس رہی ہے شب فرقت مجھے ناگن بنکر

گرمی ہجر کبھی ہوگی اگر آتش ریز
آہ لیجائیگی طیبہ مجھے انجن بنکر

مرنےکے بعد ڈسینگے ہی اپنے اعمال
کوئی بچھو۔ کوئی اژدر۔ کوئی ناگن بنکر

آہ جو ضبط کے محبس سے نکل آتی ہے
وہ چلی جاتی ہے طیبہ کو برو گن بنکر

کیا عجب شافعِ محشر کی عنایت سے کبھی
چمکے تقدیر مری اخترِ روشن بنکر

کیا سے کیا عشقِ محمدؐ مین نہ ہوتا سیفیؔ!
نفس نے میرے ڈوبایا مجھے رہزن بنکر

خُم خالی کردئے تری رحمت کے زور پر
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

دس بیس کس شمار مین ہین اے مرے کریم
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

اللہ میرے نامۂ اعمال کو نہ دیکھ
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

پرسش کی حالتین مجھے معلوم ہین مگر
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

کیا پوچھنا ہے میری خطاؤن کا اے رحیم
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

دوزخ کی آفتین مری نظرون سے گر گئین
اتنے گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

رہجائے آبرو سرِ محشر تو بات ہے
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

کیا خوب کہہ رہا ہے یہ سیفیؔ دمِ اخیر
لاکھون گنہ کئے تری رحمت کے زور پر

ز

فی الحقیقت جسے ہین احمدِ مختار عزیز
حور و غلمان اُسے پیارے ہین نہ گلزار عزیز

دینوی فکر مین بھٹکا ہوا پھرتا ہون مگر
بخدا تم ہی مجھے سب سے ہو سرکار عزیز

شاعری کیون نہ ہو قربان رُخِ احمد پر
کہ زمانہ ہی کو ہین نعتیہ اشعار عزیز

آپ کا عشق کوئی کھیل نہین ہے لیکن
عاشقون کو ہے یہی منزلِ دشوار عزیز

رحم فرماؤ! تصوّر مین کبھی آجاؤ!
مہ و خورشید سے ہے روئے پُرانوار عزیز

عشقِ احمد مین تجھے کیون دلِ نادان چاہون
کب ہوا کرتے ہین بیمار کو بیمار عزیز

کی دعا نزع مین بھی امتِ عاصی کے لئے
اسلئے سب ہی کو ہین احمدِ مختار عزیز

وہ امین تھے کہ کبھی جھوٹ نہ بھولے سے کبھی
سیفی! منکر کو بھی تھا آپ کا اقرار عزیز

باغِ طیبہ کے مقابل میں ہے جنت کیا چیز
انکے دل میں تو فقط عشقِ محمدؐ ہوگا
منزلِ عشقِ نبیؐ تک تھی فراست درکار
آپ کے میٹھنے سے کیوں نہ ضلالت مٹتی
حکم دیتے تو زمین سونے کی بنتی لیکن
لاکھوں شیدا تھے مگر کام کئے آپ اپنے

علم کے سامنے ہے دولت و حشمت کیا چیز
مومنوں کے لئے ہے خوفِ قیامت کیا چیز
اب نہیں جانتے ہم ہے یہ فراست کیا چیز
مہر کے سامنے تاریکی و ظلمت کیا چیز
فقر و تقوی کے مقابل زر و عشرت کیا چیز
جانتے ہی نہ تھے گویا ہے حکومت کیا چیز

جن سے دُکھ پائے دعا اُن کیلئے کی بھی تو نیک!
یہ سعادت ہو تو سیفی ہے شقاوت کیا چیز

س

میں یہاں جان مری احمدِ مختار کے پاس
لطف تو جب ہے کہ غمگین ہو غمخوار کے پاس
ہند میں قید کیا ہے پر و بالی نے مجھے
آپ طیبہ مجھے بلوائیں گے کس دن سرکار
روح جنت میں پہنچ جائے مری اے رضوان
وقت آ جائے جو قسمت سے تو میں عرض کروں
جان و دل اس کے قدم پر میں تصدق کر دوں
آپ کا عشق فقط باعثِ بخشایش ہے
چاند کیا چیز ہے سورج کے بھی ٹکڑے کرنا

مجکو پہنچا دے خدایا مرے سرکار کے پاس
اور دل دادہ ناشاد ہو دلدار کے پاس
ہائے بلبل نہ گیا اُڑکے بھی گلزار کے پاس
آج تو موت کھڑی ہے دلِ بیمار کے پاس
نیند آ جائے اگر آپ کی دیوار کے پاس
آرزو میں ہیں جہاں کی دلِ زار کے پاس
لیچلے جو کوئی مجکو مرے سرکار کے پاس
اور تو کچھ بھی نہیں مجھ سے گنہگار کے پاس
کچھ بڑی بات نہیں احمدِ مختار کے پاس

جو تو چاہیگا وہی تجھکو ملے گا سیفی!
کونسی شئے کی کمی ہے مرے سرکار کے پاس

کیون نہ اب حسن مین ہو ماہ سے بہتر مجلس
چہرۂ صاف نبی سے ہے منور مجلس

طشتِ گوہر ہے کہ حورون کا رخ پر افشان
عقدِ پروین ہے کہ ہے چرخ پر اختر مجلس

منہ سے بیساختہ نکلا یہ نظر پڑتے ہی
چشمِ بد دور کہ ہے خلد سے بہتر مجلس

نورِ اخلاص اگر دل مین منور ہوگا
عشقِ سرکار دو عالم کی ہے رہبر مجلس

وصفِ رخسارِ نبی سن کے ہر اک حیران ہے
اپنی تقدیر کی ہے آج سکندر مجلس

غور سے دیکھ لو اس محفلِ میلاد کو تم
بس اسی طرح کی ہوگی لبِ کوثر مجلس

یادِ ابروئے محمد مین ہین بیچین سبھی
کیون نہ بنجائے عدو کے لیے خنجر مجلس

مطمئن دل ہین شفاعت کی نوید ین سنکر
مومنون کے لئے ہے خلد کی ہمسر مجلس

کیون نہ بیخود نظر آئین گے سبھی اے سیفی
ذکرِ گیسوئے نبی سے ہے معطر مجلس

ش

جس دل مین ہے پابوسیٔ سرکار کی خواہش
اس دل مین نہین جنت و گلزار کی خواہش

ہر وقت تصور مین رہے آپ کی صورت
بس اتنی ہے اس طالبِ دیدار کی خواہش

جنت کی تمنا نہ مجھے ظلِ ہما کی!
ہے آپ ہی کے سایہ دیوار کی خواہش

دوزخ مین بھی جانیکو مجھے عذر نہین ہے
ایسی بھی اگر ہو مرے سرکار کی خواہش

کیا پوچھتے ہو اہلِ دکن اب میری حسرت
ہوتی بھی ہے کچھ مرغِ گرفتار کی خواہش

رہنے سے دکن کے مجھے نفرت تو ہے لیکن
کیا جانئے کیا ہے مرے سرکار کی خواہش

کیون عاشقِ ابروئے محمد نہ ہو سیفی
ہوتی ہے بہادر ہی کو تلوار کی خواہش

ص

ہو جائے ادھر بھی کبھی سرکار نظر خاص
ہے لطف و عنایت کیلئے آپ کا در خاص

کیا ہونگے بیان آپ کے اوصاف کسی سے
یون اور پیمبر ہین بہت آپ مگر خاص

حامئِ امم تم کو بنایا ہے خدا نے
اور تاجِ شفاعت کیلئے تھا یہی سر خاص

سرکارِ دو عالم کی محبت کو نہ چھوڑ دا!
ہان رحم و شفاعت کیلئے ہے یہی در خاص

اب فرقتِ طیبہ نہین ایک لحظہ گوارا
دے میرے خدا میری دعاؤن مین اثر خاص

گو نام کو طاقت نہین اعضا مین مگر ہے
اندوہ کو دل اور تڑپنے کو جگر خاص

اے ابرِ سیہ تیری حقیقت بھی کوئی ہے
رونے کے تو حق مین ہے مرا دیدۂ تر خاص

سیفی غمِ حسنین ہے مسلم کی نشانی!
اور کیون نہ ہو؟ آقا کے ہین یہ نورِ نظر خاص

ض

لا ئیگا رنگ گلشنِ امیدوارِ فیض
طیبہ سے آرہی ہے نسیمِ بہارِ فیض

بلوائے مدینہ کو لے شہریارِ فیض
بیحد ستا رہا ہے مجھے انتظارِ فیض

دونون جہان آپ کے احسان مین جو ہین
اے شاہِ کامگار و شہِ نامدارِ فیض

وہ کب کسی نبی کو میسر ہوا حضور!
حاصل ہے جسقدر کہ تمھین اقتدارِ فیض

میری مسرتون کی بہار اب نہ پوچھیے
عالم ہی اور رکھتے ہین لیل و نہارِ فیض

وہ کچھ عنایتین ہوئی ہین اس غلام پر
ممکن نہین کہ مجھ سے کبھی ہو شمارِ فیض

بڑھکر ہی اس سے پائین گے میدانِ حشر مین
ہم جس قدر کہ رکھتے ہین اب اعتبارِ فیض

آفاتِ دو جہان کا اسے خوف ہی نہین
باندھی ہوئی ہے آپ کی امت حصارِ فیض

گرمیِ روزِ حشر کا سیفی کو خوف کیا
برسیگا جھوم جھوم کے ابرِ بہارِ فیض

ط

روضے نبی کے آگے گلستان کی کیا بساط
ماہِ منیر و مہرِ درخشان کی کیا بساط

حضرت تمہارے رحم و شفاعت کے سامنے
میرے گناہ کیا؟ میرے عصیان کی کیا بساط

آب دہن نے آپ کے روشن کئے ہیں دل
اب اسکے آگے چشمۂ حیوان کی کیا بساط

بے واسطہ حضور نے خالق کو پالیا
ہاں حضرت خلیل کے ایمان کی کیا بساط

بحر کرم ہیں جسکے شناور ہوں دو جہان
پھر اس کے آگے نوح کے طوفان کی کیا بساط

ہوتا ہے اشک ریز جو عشق حضور میں
کہتا ہے یوں قلم دُرِ غلطان کی کیا بساط

سیفی نبی کے وصف کی طاقت کہاں تجھے
مدّاح حبیب خدا ہے تو انسان کی کیا بساط

ظ

وہی ہے آفت کونین سے بیحد محفوظ
جسکے دل میں ہے ولائے شہ احمد محفوظ

سایہ قد کا نہ ہونا یہ پتہ دیتا ہے
جسم پر نور میں تھی روحِ مجرّد محفوظ

اس جہان میں تو فراغت کی نہ رکھو امید
بھائیو خلد میں ہے عیشِ مخلّد محفوظ

سعی لازم ہے۔ مگر تیر قضا کے آگے
سخت رہتی ہے زرہ اور نہ چلقد محفوظ

فتح مشکل ہے بہت صبر و سکون سے پہلے
اس کا پیرو ہے کہ ہے حرفِ مشدد محفوظ

مدحِ خالق ہے سراپائے شفیع کونین
حمدِ حق کے لئے ہے میمِ محمدؐ محفوظ

بحر کوزہ میں سما جائے تو حیرت کیوں ہو
کہ مرے سر ہی میں ہے نعتِ محمدؐ محفوظ

ذاتِ خالق کے سوا سب کو فنا ہے سیفی
یوہی رہجائے گا کیا چرخِ زبرجد محفوظ

ع

حوروں کی آرزو ہے نہ گلزار کی طمع
حضرت! فقط ہے آپ کے دیدار کی طمع

ہاں ہاں ہے بوسئ شہ ابرار کے سوا
کیا اور ہوگی اس دلِ بیمار کی طمع

امت کسی طرح سے رہے دو جہان میں خوش
بس اس قدر ہے احمدِ مختار کی طمع

واللہ! نزع کی سہی بھی تکلیف و درد میں
امت کی بہتری رہی سرکار کی طمع

اب کیجئے حضور ہمارے لئے دعا
امت کے مہربان ہیں حضرت بھی مہربان

پوشیدہ کب ہے آپ سے اغیار کی طمع
غمخوار ہی کو رہتی ہے غمخوار کی طمع

سیفی یہ کیسی جرأت اظہار حال ہے
حضرت تو جانتے ہیں دل زار کی طمع

سفلے کو قرب شافع محشر سے کیا نفع[۵]
رشتے کو ہمنشینی گوہر سے کیا نفع

جب آستان پاک محمدؐ سے دور ہوں
پھر مجکو میرے ناصیہ دسر سے کیا نفع

ہاں مطمئن کے حق میں زمین بھی ہے فرش گل
وحشت زدہ کو نرمی بستر سے کیا نفع

جب امت نبی کے لیے ہی نہیں مفید
اے آسمان تجھے ترے چکر سے کیا نفع

ذکر جہاں ہو ذکر خدا کے عوض اگر
ایسی نماز کفر مقتدر سے کیا نفع

پانی وہیں ہو جمع جہاں کچھ نشیب ہو
بدباطنوں کو مرشد و رہبر سے کیا نفع

---

۵ قواعد وضوابط شاعری کچھ قوانین قدرت تو ہیں نہیں جو نہ بدل سکیں اسلئے میں انکی اسیقدر تتبع کرتا ہوں جسقدر کہ مناسب ہے۔ لکیر کے فقیر بنے رہنا تو ہم سے کبھی ہوا نہ آئندہ ہوگا خدا کا شکر ہے کہ ہندیوں کی زبان ہمہ گو اور ہر ایک لفظ کے تلفظ پر تقریباً قادر واقع ہوئی ہے مگر اتنی نہیں جتنی کہ لوگ سمجھے ہوئے ہیں مثلاً یہی ایک لفظ نفع کہ اصولاً اس کا تلفظ کسقدر مشکل ہے کیا عام لہجہ اس تکلیف کا متحمل ہوسکتا ہے ہرگز نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس کا استعمال جسطرح چاہتے ہیں اس طرح عربوں سے بھی ممکن نہیں کیونکہ ان کے پاس جہاں ابتدا بساکن محال ہے وہاں اس کا عکس بھی موجود ہے اسلئے ہمیں کا فرض ہے کہ زبان کو حتی الامکان سہل الحصول بنانیکی فکر کریں ورنہ جس زبان میں ضرورت سے زیادہ خاص وعام کا خیال رکھا جاتا ہے وہ زبان ہرگز زمانہ دراز تک چل نہیں سکتی۔ زبانوں کے بننے اور بگڑنے کا رمز یہی ہے۔ خیال تھا کہ اس وزن کے تمام لفظ متحرک الاوسط استعمال کئے جائیں مگر ایک عام خیال کی مخالفت بغیر مشورہ شد ومد کے ساتھ مناسب نہیں سمجھی گئی اس لیے عملی طور پر اپنی رائے پیش کرنے کے لئے صرف اس ایسے کثیر الاستعمال وغلط العام لفظ کو چن لیا گیا ہے جو اپنے انداز تلفظ کے لحاظ سے خاص اور توجہ طلب ہے ورنہ ممکن تھا کہ نفع کے عوض کیا ردیف قرار دیجاتی چونکہ اس لفظ کے متعلق ہم نے اپنے دیوان نفائس ہندوستان میں کافی بحث کی ہے اسلئے مزید تشریح یہاں بے ضرورت سمجھی گئی۔ (سیفی)

بوجہل رشتہ دارِ پیمبر تو تھا مگر
اندھے کو جلوۂ مہِ انور سے کیا نفع

حکمِ نبی سے عشق نہیں اور نبی سے ہے
پیاسے نہ ہوں تو چشمۂ کوثر سے کیا نفع

سیفی نبی کے وصف میں اچھی غزل کہو !
ناقص ردیف قافیۂ تر سے کیا نفع

غ

بخشا کے ہم کو صاحبِ قرآن ہیں باغ باغ
شکرِ خدا کہ قبلہ ایمان ہیں باغ باغ

ہر شب انہیں زیارتِ طیبہ نصیب ہے
اسواسطے یہ کوکبِ تابان ہیں باغ باغ

ہان آپ سے شفیعِ قیامت کے زعم پر
ہم جیسے نام کے بھی مسلمان ہیں باغ باغ

جو ٹکڑے ہو چکے ہیں نبی کے فراق میں
کو نین میں وہی تو گریبان ہیں باغ باغ

مہرِ مدینہ کب انہیں آیا نہیں نظر
کیوں اپنے حسن پر مہِ کنعان ہیں باغ باغ

ہے خلد کم سے کم صلۂ مدح گستری
اسواسطے نبی کے ثناخوان ہیں باغ باغ

نسبت جو دی ہے آپ کے رخسارِ پاک سے
جنت کے اور یہاں کے گلستان ہیں باغ باغ

جنت ہے خادمانِ محمدؐ کے واسطے
یہ مژدہ سنکے حضرتِ رضوان ہیں باغ باغ

نعتِ نبی کی وجہ سے ہے ہر غزل چمن
سیفی ! بس اسلیئے مرے دیوان ہیں باغ باغ

ف

جان و دل سے جو ہیں حضرت کی طرف
دیکھتے ہیں کب وہ جنت کی طرف

دیکھتے ہی رہ گئے سب انبیا !
وصل کی شب شانِ حضرت کی طرف

اک زمانہ کی ہیں آنکھیں حشر میں
آپ کے لطف و عنایت کی طرف

ہائے کس منہ سے کہوں میں آپ سے
دیکھیئے مجھ ننگِ امت کی طرف

کیوں نہ ہو شمشیر اس کی فتحمند
ہو خدا جسکی شجاعت کی طرف

بے اجازت نیند بھی آتی نہیں
دل جب آئے مدحِ حضرت کی طرف

کھانے والے آپ کی فرقت کا غم
دیکھتے ہی کب ہیں لذت کی طرف

ان گناہوں پہ ہے عشقِ مصطفیٰ
دیکھتا ہوں اپنی جرأت کی طرف

تشنہ کام عشق ہے سیفی غریب
کیوں نہ دوڑے ابرِ رحمت کی طرف

ق

عشقِ احمد سے ہوئی قلب و رواں کی رونق
سچ ہے ہوتی ہے مکیں ہی سے مکاں کی رونق

سیرِ طیبہ سے کبھی سیر نہیں ہوتا دل
کیا کہوں اس چمنِ رشکِ جناں کی رونق

دلِ مشتاق کو ہے حسرتِ دیدار بہت
کبھی سرکار ہو اس میرے مکاں کی رونق

کیوں نہ مانیگی حضور آپ کا احسان ہر قوم
آپ کے دم سے ہوئی کون و مکاں کی رونق

چرخِ توحید پہ جب مہرِ صداقت چمکا
اڑ گئی غازۂ رخسارِ بتاں کی رونق

لے دلِ یاس زدہ عشقِ نبی حاصل کر
اس سے ہوجائیگی آئینۂ جاں کی رونق

شرک کی آگ نے ویرانہ بنا رکھا تھا
ہوگئی آپ کے آنے سے جہاں کی رونق

سننے والے ہیں جو بیخود تو بجا ہے سیفی!
کس کی توصیف سے ہے میرے بیاں کی رونق

ک

دل یہ کہتا ہے کہ ہے عشقِ پیمبر نزدیک
پھر یہ گمراہی ہے کیسی جو ہے رہبر نزدیک

میرے دل نے مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے
آپ بلوائیے اب شافعِ محشر نزدیک

نقش ہے دل پہ مرے نامِ محمد یا رب
ہم تو رکھتے ہیں یہی خوبی و جوہر نزدیک

ہمت و شوقِ تجسس کو تو پورا کر لو!
رگِ گردن سے بھی ہے داورِ محشر نزدیک

وہ بھی دن آئے خدایا کہ کہے مجھ سے کوئی
اب یہاں سے ہے بہت روضۂ اطہر نزدیک

چھوڑ کر جائیں کہاں آپ کا در اے سرکار
ہم غریبوں کیلئے ہے یہی در نزدیک

خوابِ غفلت سے ڈہی گو یہ سمجہتا ہون مین
ہر گھڑی موت سے ہوتا ہون برابر نزدیک

کیون پریشان رہے حشر مین امت سرکار!
کیا تردد ہے اُنہین جنکا ہو افسر نزدیک

سیفی! قسمت سے کئے وصفی کیون نہ ہون اصحاب کرم
رہتے تھے آٹھ پہر شافعِ محشر نزدیک

اے امیدِ نا امیدان شبِ انتظار کب تک
غمِ ہجرِ مصطفےٰ مین ہون بیقرار کب تک

نظرِ غریب پرور کبھی ہو ادھر بھی حضرت
دلِ مضطرب بھی آخر رہے بیقرار کب تک

اے مری بلند ہمت ابھی طیبہ جائین گے چل
یہ مرا شباب کب تک تری یہ بہار کب تک

تجہی تھے نبیِ برحق کہ اُٹھائین آفتین سب
غم و رنجِ دائمی کا کوئی غمگسار کب تک

مجھے خوش کریگی قسمت جو دعا کرینگے حضرت
نہ محل تو شوقِ الفت غمِ ناگوار کب تک

مین ہون معصیت کا مارا مجھے شرم آرہی ہے
مری آرزو برائے کہون بار بار کب تک

ترا کام ہے تڑپنا تڑپ اے دلِ پریشان
نہ بلائین گے مدینہ شہِ نامدار کب تک

نظر آئے گا کبھی تو رخِ آفتابِ مقصد
جو شفیع ہین محمد شبِ انتظار کب تک

یہ سفید بال آئے کہ پیامِ موت سیفی
غمِ عاقبت بھی کچھ ہو غمِ روزگار کب تک

گ

ایسے ہین چار مذہبِ رخشان الگ الگ
جیسے ہون اک چمن مین خیابان الگ الگ

اک عرصۂ قلیل مین ہر بات کے لئے
جاری کئے ہین آپ نے فرمان الگ الگ

کہتے ہی رہگئے شبِ معراج انبیا
جاتے کہان ہوا ہے مہِ تابان الگ الگ

وحدت کا جلوہ بات سے ہے تو تہذیب کا بیان
ہر قوم پر ہین آپ کے احسان الگ الگ

توحید کا نتیجہ ہے آپس کا میل جول
تھے ورنہ پہلے مشرک نادان الگ الگ

سرکار اب ہمارے لئے کیجئے دعا!
پھٹ پھٹ گئے ہو رہے ہین مسلمان الگ الگ

دوڑو تو اے محمدیو مل سکے دوڑنا!
ظاہر مین گو ہین قطرۂ باران الگ الگ

کم ہمتی کو میری جو دیکھا ہے اے حضور
پھرتے ہیں مجھ سے میرے ہی ارمان الگ الگ

لٹ ہی یا کہ زلف یہ ہے تو وہ ہو فدائے رخ
میرے دل و جگر کے ہیں ارمان الگ الگ

سیفی خدا کے فضل سے میرے کلام کے
ہیں عشق و پند و نعت میں دیوان الگ الگ

ل

بخدا سے ہے اس شخص کی قسمت اوّل
جسکی فرمائینگے سرکار شفاعت اوّل

دیکھیے دیکھیے امت کو حضرت اوّل
مہ و خورشید سے ہے آپکی صورت اوّل

عقلمندوں کا تو ایمان یہی ہے سرکار
بعد اللہ کے ہے آپ کی الفت اوّل

دام دنیا میں گرفتار ہے نادانی سے
میرے اس دل کی خبر لیجیے حضرت اوّل

بھائیو! فکرِ قیامت سے پریشان کیوں ہو
خلد میں جائے گی سرکار کی امت اوّل

کس قدر صدق سے معمور تھے اُن کے دل واہ
کی ہے جن لوگوں نے تصدیقِ نبوت اوّل

یہ تو کہدیجیے ایمان سے رضوان ہم کو
گلشنِ طیبہ و بطحیٰ ہے کہ جنت اوّل

وہی سرکار کے منظورِ نظر ہوتے ہیں
جو بجا لاتے ہیں احکام شریعت اوّل

سیفی دوڑینگے سبھی حشر میں حضرت کی طرف
کس کی تقدیر میں ہے دیکھیں زیارت اوّل

م

کیا غم ہے ہوں جو حشر کے زندانیوں میں ہم
ہیں کاکلِ نبی کی ثنا خوانیوں میں ہم

جھوٹے ہیں گنہگار - جو کچھ ہیں سو ہیں مگر
رحمت کے آسرے پہ ہیں طغیانیوں میں ہم

دل میں جو کھپ گئی ہیں نگاہیں حضور کی
مثلِ غزالِ دشت ہیں جولانیوں میں ہم

کیونکر نظیرِ حسن شہِ دوجہان کہیں
پاتے نہیں ہیں حسن وہ کنعانیوں میں ہم

زلفِ نبی کا جال نکالے گا کھینچکر
جب غرق ہونگے اپنی پشیمانیوں میں ہم

پھر دل کو بیکلی ہے فراق حضور مین
پھر بحر غم کے ہاتھ مین طغیانیون مین ہم
اے دستگیر روز جزا کیجیے مدد
اُلجھے ہوئے ہین سخت پریشانیون مین ہم
آتی ہے شرم سامنے جاتے ہوئے بھی ہائے
ایسے ہین چور چور پشیمانیون مین ہم

کیون اپنے شعر ہمسر سلک گہر نہ ہون
سیفی ہین کس نبی کی ثناخوانیون مین ہم

فکر عقبیٰ سے ہین یون آزاد ہم
کرتے ہین خیر الورےٰ کو یاد ہم
میرے آقا اس طرف بھی دیکھیے
چاہتے ہین آپ کی امداد ہم
آیت لاتقنطوا کا ورد ہے
کیون کرینگے پاس سے فریاد ہم
بہترین انبیا ہے اُسکی ذات
چاہتے ہین جس سے اپنی داد ہم
یا محمد مصطفےٰ سُن لیجیے
کہتے ہین حال دل ناشاد ہم
ہان وہی ہین شافع روز جزا
کرتے ہین ہر وقت جنکو یاد ہم
لیجیے گو آپکے لایق نہین
نذر کرتے ہین دل ناشاد ہم
آپ گر انجان ہوجائین حضور
کس کے آگے پھر کرین فریاد ہم

آنیوالے عیش کی سیفی تہنیت
پہلے دیتے ہین مبارکباد ہم

ن

خیال مصطفےٰ ہے اور مین ہون
کرم کا آسرا ہے اور مین ہون
نہ پوچھو شغلہ آٹھون پہر کا
تصور یار کا ہے اور مین ہون
رہِ عشق محمد مصطفےٰ مین
دل قبلہ نما ہے اور مین ہون
مری قسمت میری تقدیر ہے یہ
کہ ارمان قضا ہے اور مین ہون
بلالو اب مدینے مین خدارا
یہی اک التجا ہے اور مین ہون
نہ ہو جب دل ہی پھر حسرت کہان کی
مگر شغل بکا ہے اور مین ہون

مرے آقا مرے مولا بچانا | غمِ روزِ جزا ہے اور میں ہوں
یہ طوفانِ یمِ عصیاں نصیبی | خدا ہی ناخدا ہے اور میں ہوں

سراپا معصیت سیفی سہی ہے لیکن
امیدِ جانفزا ہے اور میں ہوں

عشقِ خیر الانام رکھتے ہیں | اپنے آقا سے کام رکھتے ہیں
جس کا ثانی نہیں ہوا کوئی | وہ نبی وہ امام رکھتے ہیں
میرے مولا ذرا ادھر دیکھو | اشتیاقِ سلام رکھتے ہیں
ہمکو کیا خوف ہے قیامت کا | ہم شفیعِ انام رکھتے ہیں
بخشوا دینگے آپ ہی سب کو | یہ توقع تمام رکھتے ہیں
جیتے جی دیکھ لیں مدینے کو | یہ تمنا مدام رکھتے ہیں

اپنے آقا کے نام کا سیفی
وردِ ہم صبح و شام رکھتے ہیں

حور و غلماں اسے محبوبِ غنی کہتے ہیں | ہم جسے پیارے مکی مدنی کہتے ہیں
دیکھ لیں روئے محمد کی تجلی پہلے | ارنی کیوں کوئی وادیٔ ایمنی کہتے ہیں
امتی احمدِ مختار کے ہیں صل علی | اسلئے سب ہمیں قسمت کے دھنی کہتے ہیں
ایک انگلی جو اٹھی چاند ہوا دو ٹکڑے | اللہ اللہ اسے ناوک فگنی کہتے ہیں
مجھ سے پوچھیں گے نکیرین تو کیا پوچھینگے | جب وہ خود مجکو گدائے مدنی کہتے ہیں
میں ابھی آؤں مدینہ کو بلاتے نہیں کیوں | مرے آقا سے خاطر شکنی کہتے ہیں

جان طیبہ میں ہے اور جسم دکن میں سیفی
ایسی فرقت کو غریب الوطنی کہتے ہیں

یوں تو ہیں مانے ہوئے اعلیٰ گنہگاروں میں ہم | پر ہے ناز اسپر کہ ترے ناز برداروں میں ہم
دامِ گیسوئے محمد کے گرفتاروں میں ہم | غم ہی اس کا کیا اگر اونچے سیہ کاروں میں ہم
حسنِ یوسف بھی زلیخا بنکے اسپر ہے فدا | جس سراپا نور کے ہیں آئینہ داروں میں ہم

آپ نے جب کی شفاعت بڑھکے رحمت نے کہا
اے سراپا ناز مین بھی ناز بردارون مین ہون

چشمِ رحمت سے مرے آقا ادھر بھی دیکھ لو
امتی ہون آپکا گو مین گنہگارون مین ہون

انبیا مشتاق جس کے امتی ہونے کو تھے
خوش نصیبی ہے مین اُسکے کفش بردارون مین ہون

وصفِ رخسارِ نبی ہر شعر مین ہے جلوہ گر
کہتی ہے خوشبو کہ مین ان پھولونکے ہارون مین ہون

اللہ اللہ منہ سے نکلے جسکی صورت دیکھکر
مین بھی کس آئینہ رو کے آئینہ دارون مین ہون

آپ کے رخ سا نظر آجائے شاید کوئی گل
مین اسی امید پر جنت کے گلزارون مین ہون

آپ ہی ہونگے معالج عاصیون کے حشر مین
ورنہ عیسیٰ کہہ اُٹھین گے مین بھی بیمارون مین ہون

یہ بھی میرے واسطے کیا کم خوشی کی بات ہے
مین خطا وارون مین بھی تیری خطا وارون مین ہون

دیکھئے مجھ بیخود کا حشر کیا ہو حشر مین
زاہدون مین ہون مین اے سیفی نہ میخوارون مین ہون

گر آستین کبھی غصہ مین شاہِ دین الٹین
صفوفِ لشکرِ اعدا کو بالیقین الٹین

حبیب داورِ محشر کی آمد آمد ہے
نقاب اپنے رخون سے نہ مہ جبین الٹین

گناہگار ہون اشہرت سوالِ رحمت ہے
کفن کو چہرے سے میرے نہ ہمنشین الٹین

پیاسے شربتِ دیدار کے ترپتے ہین
اب اس نقاب کو یا رحم آفرین الٹین

خدا کرے کوئی شکل ایسی دان نکل آئے
کہ طیبہ جاکے نہ ہم اے دلِ حزین الٹین

یہ جانتا ہون کہ مشتاق اک زمانہ ہے
مگر نقاب کو چہرے سے وہ کہین الٹین

نہ کھینچ لائین مقدر مدینہ سے ورنہ
نہ ہوگا یہ کہ ہمین جائین اور ہمین الٹین

ہر ایک چیز پلٹ جاتی ہے پلٹنے سے
بنے گا نیک اگر ہم حروفِ کین الٹین

سوا زبان کے سیفی نے کچھ نہین لکھا
اب اس غزل کے ورق ہی کو خوشہ چین الٹین

خیالِ پرسشِ محشر سے شرمسار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

گنہ کا بوجھ ہے دل پر نزار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

نظیر جسکی نہین وہ گناہگار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی امیدوار ہون مین

کئے سے اپنے نہایت ہی شرمسار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی اُمیدوار ہون مین

نگاہِ غیر مین بیحد ذلیل و خوار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی اُمیدوار ہون مین

خراب حال ہون آشفتہ روزگار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی اُمیدوار ہون مین

گناہگار ہون سیفی شرمسار ہون مین
ترے کرم کا الٰہی اُمیدوار ہون مین

و

عشقِ احمد کے سوا یار نہین ہے تو نہ ہو
مہربان گنبدِ دوار نہین ہے تو نہ ہو

سر سے جاؤنگا مدینہ کو جو تھک جائینگے پاؤن
میرے ہمراہ جو رہوار نہین ہے تو نہ ہو

شہِ کونین کی الفت ہی مری دولت ہے
جیب مین گوہرِ شہوار نہین ہے تو نہ ہو

عین بیداری ہے بیہوشی ہجرِ محبوب
مجھ سا دیوانہ جو ہشیار نہین ہے تو نہ ہو

عشقِ احمد کی عنایت ہے تو آگے ہوگا
بخت اسوقت جو بیدار نہین ہے تو نہ ہو

ارنی کہہ کے مکرنا تو نہ ہوگا ہرگز
مجھ مین گر طاقتِ دیدار نہین ہے تو نہ ہو

آپ کے رحم سے بڑھکر تو نہ ہونگے عصیان
ہم سا گر کوئی گنہگار نہین ہے تو نہ ہو

مدعا نعتِ نبی ہے نہ سخنور بنتا
شاعری میری مزیدار نہین ہے تو نہ ہو

مجکو حضرت ہی سے ہر چیز ملیگی سیفی
مہربان گنبدِ دوار نہین ہے تو نہ ہو

میرے ارمان نہین دیتے ہین جینے مجکو
جلد بلوائے سرکار مدینے مجکو

آنکھین رو رو کے کیا کرتی ہین کم دلکی بھڑاس
بحرِ غم مین ہین معاون یہ سفینے مجکو

روضۂ پاک نظر پڑتے ہی سجدہ مین گرا
نہین معلوم زیارت کے قرینے مجکو

واہ ری بیخودئ شوق کہ بیٹھے بیٹھے
لیکے پہنچی ہے تصور مین مدینے مجکو

لائقِ عشقِ نبی مجھ سا گنہگار نہین
اسلئے شرم کے آتے ہین پسینے مجکو

ایک دم پہنچا مدینے مین دکن سے چلکر
ایسا بیچین کیا دردِ دلی نے مجکو

شوقِ دیدار ہے ہر وقت ہم آغوشِ ہمم
کیا عجب ہے کہ یہ پہنچائے مدینے مجکو

پرسشِ قبر کا کیا خوف ہے کہدونگا وہی ۔۔۔ جو بتایا ہے رسولِ عربی نے مجکو

اس سے بڑھکر بھی کوئی عز و شرف ہے سیفی
مدح خوان اپنا بنایا ہے نبی نے مجکو

مرے آقا کرم شانِ اکبر تم ہو ۔۔۔ معدنِ لطف و عطا قاسمِ کوثر تم ہو
کیون نہ چاہیگی تمھین ساری خدائی دل سے ۔۔۔ مرے مولا عرضِ رحم کے جوہر تم ہو
طالب اللہ کے تھے سارے نبی و مرسل ۔۔۔ لیکن اللہ کے مطلوب پیمبر تم ہو
کہہ رہی ہے یہی انجیل و زبور و مصحف ۔۔۔ آخری بحرِ رسالت کے شناور تم ہو
تشنہ کامانِ محبت ہین خوشی سے بیچین ۔۔۔ کہ شفیعِ امم و ساقیِ کوثر تم ہو
اس سے بڑھ کر مجھے کیا عز و شرف ہو سرکار ۔۔۔ مرے آقا مرے مالک مرے سرور تم ہو
جس کا ثانی نظر آئیگا نہ محشر تک بھی ۔۔۔ بحرِ الطافِ نبوت کے وہ گوھر تم ہو
آپ کی مدح و ثنا ؟ اور مرا منہ ؟ توبہ ! ۔۔۔ بانیِ مذہبِ اسلام مظفر تم ہو

اپنے الطاف سے سیفی کو نہ رکھو محروم
وہ گنہگار ہے اور شافعِ محشر تم ہو

۵

جنت سے ہے بہتر چمنستانِ مدینہ ۔۔۔ فردوس کا خواہان نہین خواہانِ مدینہ
فردوس کو دیکھین نہ کبھی آنکھ اٹھا کر ۔۔۔ ملجائے ہمین گر چمنستانِ مدینہ
جس گلشنِ فردوس کی تم سنتے ہو شہرت ۔۔۔ اُس کا ہی تو خاکہ ہے گلستانِ مدینہ
کیا تابشِ خورشید کچھ اسوقت رہیگی ۔۔۔ جب عرصۂ محشر مین ہون سلطانِ مدینہ
زاہد کیلئے خوب ہے جنت مرے مولا ۔۔۔ پر ہمکو عطا کر چمنستانِ مدینہ
دوزخ کے فرشتے ہون کمینگاہ مین لیکن ۔۔۔ کب چھوڑتے ہین ہم درِ سلطانِ مدینہ
ہے باعثِ رشک و حسدِ ملکِ سلیمان ۔۔۔ ہر کوچہ و بازارِ گلستانِ مدینہ

کیون فکرِ قیامت سے پریشان ہو سیفی
فردوس مین جائیگا ثنا خوانِ مدینہ

غیرت دہ فردوس ہے صحرائے مدینہ
کیون گھر نہ کرے دل مین تو لائے مدینہ

کیون دوزخ و جنت سے مجھے خوف و خوشی ہو
کونین سے آزاد ہے شیدائے مدینہ

میزان قیامت کا اُسے خوف ہی کیا ہے
جس شخص کے پلہ پہ ہو مولائے مدینہ

تقدیر کی تعریف اُسی وقت کرونگا
جس وقت نظر آئیگا صحرائے مدینہ

بے طرح ستاتا ہے غم فرقت طیبہ
فریاد ہے اب رحم مسیحائے مدینہ

نیکون کو تو محشر مین بھی پوچھین گے لیکن
پوچھینگے گنہگارون کو مولائے مدینہ

سیفی ہین اوصاف گل و لالہ سناؤ
فردوس کا خواہان نہین شیدائے مدینہ

ی

اشعار نعت مین اگر میرے دہن سے نکلے
جس طرح بھینی بھینی خوشبو چمن سے نکلے

طیبہ کے سیر کی اک دل مین آرزو ہے
امید ہے کبھی شاید چرخ کہن سے نکلے

جب رخ سے بال سرکے بولا یہ حسن بڑھکر
وہ آفتاب رخشان اک دم گہن سے نکلے

خارج ہوئی ہے دنیا کیا کار عاقبت مین
رہبر جنھین بنایا وہ راہزن سے نکلے

گلزار بن گیا ہے دل مین خیال عارض
اشعار پھول بنکر میرے دہن سے نکلے

حضرت ہم آپ ہی کے الطاف کی بدولت
درد و الم سے چھوٹے رنج و محن سے نکلے

سیفی ہے کون ایسا جو تجکو بخشوائے
نکلے تو کام تیرا شاہ زمن سے نکلے

امت مین محمد کی یہ بے خبری کیون ہے
نظرون سے مری پنہان احمد نگری کیون ہے

مژگان محمد کی کچھ دل مین کھٹک ہوگی
ورنہ میری آنکھون مین ہو جہ تری کیون ہے

برسون سے تڑپتا ہون طیبہ کی زیارت کو
حضرت سے مجھے بلوا لو یہ کم نظری کیون ہے

کیا آپ کی رحمت سے عصیان مرے بڑھکر ہین
پھر اپنے غلامون سے یون بیخبری کیون ہے

مین نے تو بہت کوشش کی نفس کے مرنے مین
معلوم نہین اب تک یہ شاخ ہری کیون ہے

کیا روزِ ازل اُسنے جلوہ نہین دکھلایا — پھر حضرت موسیٰ کو یان بیخبری کیون ہے

شیدا ہے نبی کا تو پھر خوف ہے کیا سیفی!
پھر فکر تجھے کل کی اے مردِ جری کیون ہے

ہجر مین سرکار مری کیسی گزر ہوتی ہے — کیا کبھی آپ کو اس کی بھی خبر ہوتی ہے
[illegible] آئین نہ میدان قیامت مین حضور — آپ کے چاند سے چہرہ کو نظر ہوتی ہے
یادِ زلف و رخِ احمد مین نہین یہ بھی خبر — شام ہوتی ہے کدہر صبح کدہر ہوتی ہے
بیٹھنا اٹھتے ہوئے ٹھیک نہین کچھ پڑے لے — ہر گھڑی تری اے دیدۂ تر ہوتی ہے
عشقِ احمد کے سوا سینے مین رکھا کیا ہے — پرسشِ حشر بھی ہونے دو اگر ہوتی ہے
ہجرِ بے درد سے کیا پوچھئے وہ کیا جانے — کیسی کیسی تپشِ دردِ جگر ہوتی ہے
کیسے چین آئیگا جب تک نہ مدینہ پہنچون — رات دن رونے ہی رونے مین بسر ہوتی ہے
خلد بیجا نہ مدینے سے ہمین اے اللہ — اپنی اس جا ہی پہ کچھ خوب بسر ہوتی ہے

عیب دعا ہی کی اجابت سے ہے سیفی ان دنا
آہ کیون مفت مین ممنون اثر ہوتی ہے

دیکھکر خورشیدِ روزِ حشر بھی حیرت مین ہے — اللہ اللہ کیسی خوبی آپکی صورت مین ہے
سارا رونا اُسکو ہے جو دوسری ملت مین ہے — وہ تو بخشا جائیگا جو آپ کی امت مین ہے
گر مدینہ کی زیارت واعظو قسمت مین ہے — دیکھ لوگے یان کا نقشہ ہو بہو جنت مین ہے
میری بیتابی پریشانی ندامت دیکھکر — ہنسکے رحمت نے کہا تو کسلئے دہشت مین ہے
بھیجدے مجکو مدینہ لے مرے پروردگار — دیکھنا حضرت کے روضہ کا اگر قسمت مین ہے
جان و دل سے کیون نہ چاہون آپکو سرکار مین — بہتری دونون جہانکی آپکی چاہت مین ہے
پر مجھے دیدے کہ اُڑ جاؤن مدینہ کی طرف — اے مرے اللہ سب کچھ تیری قدرت مین ہے
مین کہان جاؤنگا چوکھٹ چھوڑ کر سرکار کی — مل رہیگا وہ یہین جو کچھ مری قسمت مین ہے

گو سزاوارِ جہنم اور عاصی ہے مگر
یا نبی اللہ سیفی آپ کی امت مین ہے

خدا و رسولِ خدا کہتے کہتے
نکل جائے دم مصطفےٰ کہتے کہتے

الٰہی ہیں آنکھوں کل ابھی لب سے
اغثنی شفیع الوریٰ کہتے کہتے

گروں پاؤں پر آپکے حشر کے دن
میں اپنا دلی مدعا کہتے کہتے

پہنچ جائینگے طیبہ ہم اک نہ اک دن
اب اے دل نکل مصطفےٰ کہتے کہتے

مگر رحم آیا نہ اس آسمان کو
زباں تھک گئی مدعا کہتے کہتے

یہی آرزو اور یہی ہے تمنا
نکل جائے دم مصطفےٰ کہتے کہتے

مری عمر ساری گزر جائے سیفی
ثنائے رسولِ خدا کہتے کہتے

پھر بھیجدے مدینے کو میرے خدا مجھے
بھاتی نہیں ہے ہند کی آب و ہوا مجھے

جنت کی آرزو ہے نہ فردوس کا خیال
اپنا کہیں تو بس ہے رسولِ خدا مجھے

مجھ سے گنہگار کا حامی بنیگا کون
بھولیں نہ آپ شافعِ روزِ جزا مجھے

طیبہ میں جان اور تنِ مضطر ہے یہاں
پھرتی ہے ڈھونڈتی ہوئی میری قضا مجھے

ہر دمی زیارتِ طیبہ ہے جان گسل
اے سرنوشت! کیوں نہیں تجھپر گلا مجھے

طیبہ کی سیر جانہ غربت میں ہو نصیب
وہ دل وہ آنکھ دے مرے پیارے خدا مجھے

کیوں کر نہ مدحِ ساقیٔ کوثر لکھا کروں
اللہ نے اسی لئے پیدا کیا مجھے

سدرہ مقام ان کا روح الامین کہاں سے
احمدؐ ہی جانتے ہیں سب رازِ لامکان کے

صحرا ہے لق و دق ہے ناقہ کا رنگ فق ہے
بدلے حدی کے نالے ہوتے ہیں سارباں کے

رہزن ہزارہا ہیں اور رات ہے ڈرانی
للہ کچھ مدد کر سالارِ کارواں کے

حضرت کو دیکھتے ہی ہر شے یہ بول اٹھی
واللہ آپ ہی ہیں سرکار دو جہاں کے

ہم پرستش لحد سے کیوں اپنا دل چرائیں
دل سے غلام جب ہیں مخدومِ انس و جاں کے

آنکھیں درِ جگر پہ کب سے لگی ہوئی ہیں
یارب وہ رشکِ یوسف اکبار اور جھانکے

ہم جو کچھ اب کہیں گے حضرت ہی سے کہینگے

احسان کیوں اٹھائیں ؟ سیفی رازدانکے

حبیب سے ملا ہے اک دلِ قبلہ نما مجھے
ہر وقت ہے خیالِ رسولِ خدا مجھے

لے لیگی اپنے دامنِ رحمت میں روزِ حشر
بخشائش و شفاعتِ خیرالوریٰ مجھے

عزت مری بچائیے سرکار ورنہ کل
رسوا کریگا خوب ہی میرا کیا مجھے

گو معصیت میں آپ ہی اپنا نظیر ہوں
لیکن سنبھال لیں گے شفیع الوریٰ مجھے

سیفی غلامِ شیفتگانِ نبی ہوں میں
منظور شاعری سے ہے انکی رضا مجھے

چلنا اگر میں آپ کے احکامِ پاک پر
کیوں سہنے پڑتے یہ ستمِ ناروا مجھے

شکوہ ہے چرخ کا نہ شکایت ہے غیر کی
جو کچھ بھی ہے مجھی سے ہے سیفی گلا مجھے

مضطرب دل جان پریشان اور لب پر ہائے ہے
آرزوئے سیرِ طیبہ یوں مجھے تڑپائی ہے

فکرِ دنیا دل تو رنجِ عاقبت جان کھائی ہے
پھول یہ کمھلائے ہے اور وہ کلی مرجھائی ہے

جانتا ہوں میں ہی کچھ لطفِ فراقِ مصطفےٰ
اے غمِ دنیا نکل تو کیا مجھے سمجھائی ہے

لطف کچھ فرمائے حضرت اک شرمِ معصیت
جان میری کھائے ہے اور دل مرا آئی ہے

مستعد ہم طیبہ جانیکو ہیں پر سرکار سے
کس کی یہ قدرت کہ پوچھے آپکی کیا آئی ہے

گردشوں نے کردیا تنگ امتِ مرحوم کو
لو خبر یا مصطفےٰ اب یہ کنول مرجھائی ہے

کیوں چھپا پھرتا ہے خورشیدِ منور ابر میں
کیا گلستانِ مدینہ دیکھکر شرمائے ہے

آپ کی تیغِ شجاعت کے کرشمے دیکھکر
ہے عجم بیچارا کیا شے دوجہان تھرائی ہے

میری تنہائی ستائے مجکو سیفی کس طرح ؟
نعتِ سرکارِ دوعالم دل مرا بہلائے ہے

نہ جاؤنگا میں آپکے در سے خالی
یہ سرکار عالی ہے سرکارِ عالی

خدا و خدائی کے محبوب تم ہو
شریعت کے رہبر طریقت کے والی

ے ہر چند ایسی ردیف اب متروک ہے لیکن مذاقِ سلیم کو بھلی معلوم ہوئی اس لئے لکھدی گئی گمان غالب ہے کہ اہلِ ذوق پسند فرمائیں گے۔ (سیفی)

جو ٹھوکر سے مردوں کو کرتے ہیں زندہ — انہیں کب اجیرن ہے مجھسا سوالی
مرادوں کے پھولوں سے دامن کو بھر دو — گلستانِ بخشش کے ہیں آپ مالی
تمہارے قدم چوم کر ختم ہوگی — اگر عمر میری ہے تقدیر والی
دکھائیگا جب مجھکو بعد از اللہ — پکڑ لونگا میں تیرے روضہ کی جالی

گنہگار سیفی پہ اب کچھ کرم ہو!
وہ بیحد پریشان ہے سرکارِ عالی!

روضۂ شاہِ عرب کے صدقہ ہوکر چاندنی — اللہ اللہ بنگئی ہے پھر نور چاندنی
کاش ہم اس وقت رہتے گنبدِ اقدس کے پاس — اور ایسی ہی وہاں رہتی منور چاندنی
کون ہے وہ مہروش کسکی ہے اسکو جستجو — رات ہوتے ہی پھرا کرتی ہے گھر گھر چاندنی
آپکے رخسارِ روشن کا وہ پرتو ہی تو ہے — کہتے ہیں سب لوگ جسکو نور گستر چاندنی
اور بھی ظلمت سے دم گھٹتا ہے جب چھپتا ہے چاند — کاش رہتی فرقتِ احمد میں شب بھر چاندنی
سایۂ قدِ مقدس کا پتہ اب کیا ملے — روئے انور چاند ہے جسم منور چاندنی
تیری رحمت کے تصدق مجھ سے عاصی کیلئے — بنگئی ہے حدتِ خورشیدِ محشر چاندنی
عکس طیبہ کے مکانوں کا ہے یا تارے ہیں یہ — یا چڑھانے لائی ہے پھولوں کی چادر چاندنی

سیفی شیریں سخن یادِ مہِ تاباں میں آج
کیا مزا دیتی ہے ہمکو چاندنی پر چاندنی

مدینہ ہی کی بستی بستیوں میں ایسی بستی ہے — جہاں آٹھوں پہر اللہ کی رحمت برستی ہے
منور دو جہاں اس سے ہیں اور اس سے فقط دنیا — رخِ احمد کے آگے چاند کی بھی کوئی ہستی ہے
مگر تقدیر والے ہی کو یہ دولت میسر ہو — ملاقات آپکی جان کی عوض بھی ہو تو سستی ہے
مجھنے جاتے ہیں تپتی ریت پر اور کلمہ پڑھتی ہیں — تمہارے عشق کی مستی بھی واللہ کیسی مستی ہے
مرے آقا مری آنکھوں کی بارش دیکھ تو لینا! — برستی ہے تو یہ کسطرح سے آخر برستی ہے
دعا کیجے کہ اس جہل و جہالت سے بچے امت — کہیں مرشد پرستی ہے کہیں تربت پرستی ہے

تمنا ہے مدینہ کا محل دیکھکر سیفی!

ادھر تدبیر روتی ہے اُدھر تقدیر ہنستی ہے

نہ آسکے ہی نہ کیوں حشر کا میدان رہے
جو محمد پہ دل و جان سے قربان رہے

وہ بھی کچھ جان ہے جو تجھ پہ نہ قربان رہے
وہ بھی کچھ دل ہے جس میں نہ ترا دھیان رہے

حشر ہو نشر ہو یا زندہ رہوں یا مردہ
مرے سرکار کا ہر وقت مجھے دھیان رہے

موت اُس وقت مجھے آئے الٰہی جس دم
آنکھوں میں روئے نبی سینہ پہ قرآن رہے

دین و دنیا میں گزر جائیگی عزت کے ساتھ
آپ کا لطف اگر میرا نگہبان رہے

دوزخی سمجھے ہوئے تھے مجھے زاہد لیکن
بخشوا لینگے تو ترے دیکھ کے حیران رہے

آگے فردوس کے کیا خاک ہے دنیا میں
اگر اس گلشن طیبہ میں نہ مہمان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے دولت دنیا سے مگر
آپ کا عشق مرے سینہ میں ہر آن رہے

تری رحمت کی حمایت کا بھروسہ یہ تھا
ہم کسی سے بھی نہ دبکر سر میدان رہے

میں یہ سمجھوں کہ کھلی سب سے مری قسمت ہے
نزع کے وقت محمد کا اگر دھیان رہے

واہ کیا سوجھی ہے سیفی کو بھی یہ وقت اخیر
کہہ رہا ہے کہ سلامت مرا ایمان رہے

آتی ہے صدا یہ دہن زخم جگر سے
حضرت مجھے سی دیجئے اب تار نظر سے

آتے ہی خیال چمنستان مدینہ
بیساختہ اک آہ نکلتی ہے جگر سے

حضرت نظر رحم کہ سب آئیں مدینہ؟
اور آپکا یہ خادم ناچیز ہی ترسے

کیوں پیری سے گھبرائیں نہ ابنائے زمانہ
عاشق ہی تو ڈرتے ہیں شب وصل سحر سے

تصویر ہی گر آپ کی مل جائے - لگا لوں
آنکھوں سے کلیجہ سے دل و جان و جگر سے

ق
جب ہست سرکار دو عالم کا نہیں غم
پھر اشک نکل آتے ہیں کیوں دیدہ تر سے

جنکو نہیں کچھ لینے ہی انجام کی پروا
واقف ہوں وہ کسطرح مری درد جگر سے

اندھے کو نظر آئیں گے کیا خاک کواکب
پوچھے کوئی الطاف نبی میرے جگر سے

جب بادۂ توحید کے سرمست ہیں سیفی
کیوں بیخبری ہم کو نہ ہو اپنی خبر سے

کاکلِ احمد رخِ روشن سے تاباں ہو گئی
شرع کے ہر حکم میں سو نفع مضمر ہیں مگر
ظلمتِ کنجِ لحد سو ہاں جہاں جب بن گئی
آج پھر حسنِ ملیح مصطفےٰ یاد آ گیا
اپنی غفلت سے نہ باز آیا مرا دل آج تک
نعتیہ اشعار رنج و غم میں ہیں وردِ زباں

دوسرا یہ گل کھلا ہندو مسلماں ہو گئے
اپنے ہاتھوں آپ ہم دشمن کا ارماں ہو گئے
داغِ ہجرِ مصطفےٰ مہرِ درخشاں ہو گئے
پھر مرے زخمِ جگر رشکِ نمکداں ہو گئے
کیسے کیسے داخلِ شہرِ خموشاں ہو گئے
دل کے بہلانے کو نعتِ دل گلستاں ہو گئے

خوب کیا سیفی! مضامینِ رخ و خالِ نبی
آپ کی شیریں کلامی کے نگہباں ہو گئے

شیرِ جن و ملائک حور و پری - اسی شوق کی دل میں ہے جلوہ گری
رہے جان میں آپ کی چاہ بھری - اور پیشِ نظر احمد نگری
سرکارِ دو عالم کی الفت - ہے منتظرِ نظرِ رحمت
دیدارِ نبی کی ہے حسرت - رہے بار خدایہ شاخ ہری
مری لیجئے خبر میرے پیارے نبی - مری جان ہے کس آفت میں پھنسی
مجھے بھولے سے ہلنے نہیں دیتی - افسوس مری بے بال و پری
اے طبعِ لذائذ و عیش پسند - اے عالمِ فانی کی دلبند
مے عشقِ نبی سے ہو خرسند - کب تک یہ رہیگی بے خبری
ہر رنگ ترا ہے اک دشمن - ہر طور ترا ہے اک رہزن
کیا کیا نہ دکھائے رنج و محن - لے نفس تری یہ فتنہ گری
کوتاہ نظر اور بد باطن - ہاں سمجھے ہوئے ہیں نا ممکن
پر کب ہے خدا کے پاس کٹھن - یہ معجزۂ شق القمری
یہی بات بہت ہی ہے سچی - ہمت کا خدا ہے بڑا حامی
کچھ دور نہیں طیبہ سیفی - بجا ورا گر تم مردِ جری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	حاشیہ ۳	نعمت	نعمتہ
۳	۱۲	آبرو	ابرو
۳	اخری ۲	خیرا	خیر
۶	۵	کہ مصدق	سکے مصداق
۶	۴	تیرا	ترا
۶	اخری ۳	استمالت قالب	استمالت قلوب
۹	۱۳	من الشرور	من شرور
۱۰	۱۳	دامنگر تقی	دامنگر تحقیق
"	اخیر سطر	اعزا	اعزہ
"	"	ایک بوند	اک بوند
۱۱	۱۴	سونچہ	سونچ
۱۳	۲	فتوی	فتوے
۱۳	حاشیہ ۱	المعتصد	المعتضد
۱۳	"	مہتمم	مہتم
"	اخیر	اولی البصار	اولی الابصار
۱۵	۱۳	نہیں	نہ رہے
۱۶	اخیر	تخرب وجد	تخراب وجد
۱۸	۱۰	احد	آحد
۲۱	اخری ۲	نظر	نظیر
۲۶	۱	ضرورت	ضرورت ہے